عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۲۰ | ۵ تا ۱۱ جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ بمطابق ۲۴ تا ۳۰ اگست ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۱۴

الحمدللہ! سولہویں سالانہ
ختم نبوت کانفرنس برمنگھم
کی بھرپور کامیابی

ختم نبوت

قرآن و سنت کی روشنی میں

عورتوں کا
ایمانی عہد

مرزا قادیانی
مہد سے مرگھٹ تک

Email: editorkn@yahoo.com

website: http://www.khatme-nubuwwat.org

گناہ کی توبہ اور معافی:

س:..... ایک بچہ مسلمان گھر میں پیدا ہوتا ہے اور اسی گھر میں پل کر جوان ہوتا ہے۔ اس کے دل میں دین کی محبت بھی ہوتی ہے لیکن شیطان کے بہکانے پر گناہ بھی کرلیتا ہے حتیٰ کہ وہ گناہ کبیرہ میں ملوث ہوجاتا ہے۔ لیکن گناہ کبیرہ کرنے کے بعد اس کے دل کو سخت ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوکر توبہ کرلیتا ہے اور سچی توبہ کرلیتا ہے۔ کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے یا نہیں جبکہ اس کو شرعی سزا دنیا میں نہ دی جائے اور نہ اس کے اقبال جرم کے علاوہ گناہ کا کوئی ثبوت موجود ہو۔

ج:..... آدمی سچی توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ گناہ گار کی توبہ قبول فرماتے ہیں اور جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے اور کسی بندے کا حق اس سے متعلق نہ ہو اور کسی کو اس گناہ کا پتہ بھی نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ کسی سے اس گناہ کا اظہار نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں توبہ واستغفار کرے۔

توبہ سے گناہ کبیرہ کی معافی:

س:..... کیا توبہ کرنے سے تمام کبیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں اگر معاف ہوجاتے ہیں تو کیا قتل بھی معاف ہوجاتا ہے کیونکہ قتل کا تعلق حقوق العباد سے ہے اس مسئلہ پر یہاں پر بعض مولانا صاحب اس کے قائل ہیں کہ توبہ سے قتل بھی معاف ہوجاتا ہے لیکن بعض کہتے ہیں کہ قتل حقوق العباد میں سے ہے حقوق اللہ تو معاف ہوجاتے ہیں لیکن حقوق العباد معاف نہیں ہوتے اس سلسلے میں آپ وضاحت فرمائیں۔

ج:..... قتل ناحق ان سات کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے جن کو حدیث میں "ہلاک کرنے والے" فرمایا ہے یہ حق اللہ بھی ہے اور حق العبد بھی تاہم جس سے یہ کبیرہ گناہ سرزد ہوگیا ہو اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور ہمیشہ مانگتا رہے۔ مگر چونکہ اس قتل سے حق العبد بھی متعلق ہے اس لئے مقتول کے وارثوں سے معاف کرانا بھی ضروری ہے۔

اپنے گناہوں کی سزا کی دعا کے بجائے معافی کی دعا مانگیں:

س:..... مجھ پر اپنے گناہوں کی زیادتی کی وجہ سے جب بھی رقت طاری ہوجاتی ہے بے اختیار دعا کرتی ہوں کہ خدا مجھے سزا دے دے۔ کیا مجھے ایسی دعا کرنا چاہئے۔ یا یہ غلط ہے۔

ج:..... ایسی دعا ہرگز نہیں کرنی چاہئے بلکہ یہ دعا کرنی چاہئے کہ خواہ میں کتنی گناہ گار ہوں اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ ان کی رحمت کا ایک چھینٹا دنیا بھر کے گناہوں کو دھونے کے لئے کافی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنا کہ وہ مجھے گناہوں کی سزا دے اس کے معنی ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سزا کو برداشت کرسکتے ہیں۔ توبہ..... توبہ..... ہم تو اتنے کمزور ہیں کہ معمولی تکلیف بھی نہیں سہار سکتے' اس لئے اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ عافیت مانگنی چاہئے۔

بار بار توبہ اور گناہ کرنے والے کی بخشش:

س:..... آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دنیا میں کئی ایسے مسلمان بھی ہیں جو پنج وقتہ نماز قائم کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایسے صغیرہ کبیرہ گناہ کرتے ہیں جن کو اسلام منع کرتا ہے اور پھر یہ لوگ گناہ کرکے توبہ کرتے ہیں اور پھر دوبارہ وہی کام کرتے ہیں جس سے توبہ کی تھی اور یہ سلسلہ یونہی چلتا رہتا ہے میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ ایسے لوگوں کا جن میں' میں بذات خود شامل ہوں روز قیامت میں کیا حشر ہوگا۔

ج:..... گناہ تو ہرگز نہیں کرنا چاہئے ارادہ یہی ہونا چاہئے کہ کوئی گناہ نہیں کروں گا' لیکن اگر ہوجائے تو توبہ ضرور کرلینی چاہئے اگر خدانخواستہ دن میں ستر بار گناہ ہوجائے تو ہر بار توبہ بھی ضرور کرنی چاہئے۔ یہاں تک کہ آدمی کا خاتمہ توبہ پر ہو' ایسا شخص مغفور ہوگا۔

کیا بغیر سزا کے مجرم کی توبہ قبول ہوسکتی ہے:

س:..... کیا بغیر سزا کے اسلام میں توبہ ہے۔ مثلاً اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو دیکھیں تو کئی واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے مجرم کو سزا کا حکم دیا پھر اس کی مغفرت کے لئے دعا کی۔

ج:..... اگر مجرم کا معاملہ عدالت تک نہ پہنچے اور وہ سچے دل سے اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرنے والے ہیں لیکن عدالت میں شکایت ہوجانے کے بعد سزا ضروری ہوجاتی ہے بشرطیکہ جرم ثابت ہوجائے اس صورت میں توبہ سے سزا معاف نہ ہوگی اس لئے اگر کسی سے قابل سزا گناہ صادر ہوجائے تو حتی الوسع اس کی شکایت حاکم تک نہیں پہنچانی چاہئے اس پر پردہ ڈالنا چاہئے اور اس کی توبہ قبول کرنی چاہئے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوۃ

۵ تا ۱۱ جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ بمطابق ۲۴ تا ۳۰ اگست ۲۰۰۱ء

جلد: ۲۰

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان

مدیر: مولانا اللہ وسایا

☆ بیادگار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر، مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆..........☆..........☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک [illegible] ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پاکستان اکاؤنٹ نمبر [illegible] کراچی پاکستان ارسال کریں

اس شمارے میں

☛ الحمدللہ! ساتویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی بھرپور کامیابی (اداریہ) 4
☛ ختم نبوت! قرآن و سنت کی روشنی میں (حضرت مولانا اللہ وسایا) 6
☛ توضیح و تشریح اسیح جل جلالہ (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 11
☛ محاضرات علمیہ مرزا قادیانی مہد سے مرگھٹ تک (حضرت مولانا محمد عثمان منصورپوری) 13
☛ عورتوں کا ایمانی عہد (مولانا سید احمد قادری) 19
☛ انٹرنیٹ پر قادیانیت کو شکست فاش کا سامنا (جناب محمد قسیم اختر) 23
☛ عظمت صحابہؓ (جناب محمد الیاس بندھانی) 24
☛ اخبار ختم نبوت 25

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ! سولہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی بھرپور کامیابی

۵/ اگست بروز اتوار کو سینٹرل جامع مسجد برمنگھم میں سولہویں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی شہادت کے بعد اس کانفرنس کی کامیابی کا تمام تر مدار حضرت اقدس شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی ذات اقدس پر ہے۔ حضرت اپنی بیاسی سالہ عمر اور ضعف ونقاہت کی وجہ سے جس درجے پر ہیں' اس کا تقاضہ تو یہ ہے کہ حضرت اقدس کانفرنس میں چند لمحات کے لئے تشریف لے جائیں اور دعا فرمادیں' لیکن حضرت اقدس کی عقیدۂ ختم نبوت کے لئے فکر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی احساس ذمہ داری کہ سولہویں ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کے لئے ۴/ جولائی کو برطانیہ تشریف لے گئے۔ ۵/ جولائی سے گیارہ جولائی تک لندن کی مساجد میں ختم نبوت کانفرنس کی دعوت دیتے ہوئے قادیانیوں کی گمراہ کن سرگرمیوں سے آگاہ کرتے ہوئے ان کے تدارک کے لئے کام کرنے کا احساس دلایا۔ ۱۲/ جولائی سے ۴/ اگست تک حضرت اقدس نے لندن سے لے کر گلاسکو مینڈی تک ایک ایک قریہ اور شہر کا دورہ کیا۔ ایک ایک مسجد تشریف لے گئے۔ حضرت اقدس کے ہمراہ صاحبزادہ عزیز احمد' صاحبزادہ سعید احمد' صاحبزادہ نجیب احمد' صاحبزادہ رشید احمد تھے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب جس دردمندانہ انداز میں بیان کرتے ہوئے جب یہ کہتے کہ: عقیدۂ ختم نبوت کی کچھ اہمیت ہے کہ یہ عظیم بزرگ دور دور پھر کر آپ کو اس کام کے کرنے کا احساس دلا رہے ہیں۔ اب بھی آپ کانفرنس میں شرکت نہ کریں تو اس سے زیادہ غفلت اور کیا ہوگی؟ مولانا عبدالغفور حیدری' خواجہ محمد زاہد' ڈاکٹر خالد محمود سومرو بھی اپنے دوروں میں ختم نبوت کانفرنس کا اعلان کرتے رہے۔ آخری ہفتہ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مولانا سعید احمد جلالپوری' قاری عبدالملک' قاری فیض اللہ چترالی' مولانا محمد یوسف عثمانی' مفتی خالد محمود' مولانا عبدالمجید فاضل دیوبند' محمد انور راٹا' منظور احمد راجپوت' قاری خلیل احمد بندھانی' اور آخری دو دن حضرت مولانا سلیم اللہ خان' مولانا عبیداللہ خالد بھی تشریف لے آئے تھے جبکہ مولانا نظام الدین شامزئی نے ماہ جون میں اس سلسلے میں دورہ فرمایا تھا۔ ناروے' جرمنی' بیلجیئم' سویڈن کا مولانا منظور احمد الحسینی' صاحبزادہ عزیز احمد نے دورہ کیا۔ دو دن قبل حضرت سید نفیس شاہ صاحب اور عشق انور بھی انگلینڈ کی سرزمین پر پہنچ گئے۔ اس طرح الحمدللہ! ظاہری اور باطنی ہر اعتبار سے کانفرنس کی تیاری مکمل ہو چکی تھی۔ حضرت اقدس شیخ المشائخ کی زبان مبارک سے کئی دفعہ یہ اظہار ہوا کہ: ''انشاء اللہ کانفرنس کامیاب ہوگی''۔ بہرحال ان تمام باتوں کے باوجود دعاؤں اور اعتکاف میں بیٹھنے کا سلسلہ جاری رکھا گیا۔ حضرت مولانا سید اسعد مدنی امیر جمعیت علماء ہند اپنی علالت کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے جبکہ مولانا قاری عثمان صاحب نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند کو ویزہ بروقت نہ مل سکا۔ مولانا فضل الرحمن کو گزشتہ تین سالوں سے ویزہ نہیں دے رہے' اس سال بھی اس بنا پر ویزہ نہ مل سکا اور تشریف نہ لا سکے۔ بہرحال اتوار کی صبح ہر فرد کی نگاہیں سینٹرل جامع مسجد کی طرف لگی ہوئی تھیں' مولانا منظور احمد الحسینی' حافظ احمد عثمان شاہد' مولانا سعید احمد جلالپوری' قاری عبدالمالک' راقم الحروف (حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان) منتظر تھے' صبح ساڑھے آٹھ بجے اشفاق احمد' محمد مشتاق' سید اکرم' قاری قمرالزمان' حافظ محمد اکرم' بنارس خان' حافظ مبارک' مولانا محمد زمان' مولانا سلیم اللہ خان' حافظ شبیر' مولانا گل محمد' حاجی خان اکبر' حاجی اجمل خان' حاجی سلیم شاہ' حافظ محمد داؤد' معصوم خان شاہ عالم خان' محمد سبحان' محمد اسحاق' حیدر زماں' مولانا عزیز الرحمن توحیدی' مولانا خورشید' حافظ داؤد' ابوبکر' حافظ سعید الرحمن' مولانا افتخار حسین' محمد شعیب' محمد داؤد' محمد شیراز' قاری محمد اسمٰعیل رشیدی' مولانا عبدالقادر' حافظ سبحان' محمد لقمان' مولانا عزیز الرحمن رحمانی' حافظ اسامہ' حافظ ازہر وغیرہ آ گئے اور انہوں نے انتظامات کرنا شروع کر دیئے ساڑھے نو بجے سے جاں نثاران ختم نبوت آنا شروع ہوئے دس بجے پہلی کوچ آئی۔ سوا دس بجے شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم تشریف لائے جبکہ حضرت سید نفیس شاہ صاحب بھی ساڑھے دس بجے سے قبل سینٹرل جامع مسجد پہنچ چکے تھے۔ دونوں کے چہرے عقیدت ومحبت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت سے دمک رہے تھے۔ جاں نثاران ختم نبوت میں آپ کی زیارت سے سرگرمی اور جوش وخروش پیدا ہو گیا تھا۔ آہستہ آہستہ مسجد کا وسیع وعریض رضا کاران امیر شریعتؒ سے پر ہونا شروع ہو گیا۔ قافلہ سید محمد یوسف بنوریؒ کے پرجوش کارکن دیوانہ وار

بر منگھم کی طرف رواں دواں تھے۔ مولانا منظور احمد الحسینی قافلے والوں کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ مفتی محمد اسلم' مولانا عبید الرحمن' مولانا عزیز الرحمن رحمانی اور دیگر اکابر علماء کرام مہمانوں کی رہنمائی کر رہے تھے۔ دس بجکر ۴۵ منٹ پر راقم الحروف نے امیر مرکزیہ کی اجازت سے دارالعلوم کراچی کے استاد القراء کو تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کا آغاز کرنے کی دعوت دی تو جاں نثاران ختم نبوت ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھ گئے۔ قاری عبدالملک نے نصف گھنٹہ سے زیادہ قرآن کریم کے مسحور کن الفاظ کو اپنے خوبصورت انداز میں پیش کیا تو ہر جاں نثار ختم نبوت پر ایک سرور کی کیفیت طاری ہوگئی۔ سبحان اللہ اور اللہ اکبر کی صدائیں مسجد میں بے ساختہ داد و تحسین کی جواب میں نکلنے لگیں۔ تلاوت کے بعد قاری ممتاز نے ہدیہ نعت پیش کیا تو پروانہ ختم نبوت عشق و محبت میں ڈوب گئے۔ ہدیہ نعت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون برائے امیر مرکزیہ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد نے حضرت اقدس اور نائب امیر حضرت اقدس سید نفیس شاہ الحسینی کی جانب سے علماء کرام اور جاں نثاران ختم نبوت کو خوش آمدید کہتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظین میں شمولیت پر مبارک باد دی۔ بعد ازاں حضرت مولانا منظور احمد الحسینی نے نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا غلام احمد قادیانی کی کذب بیانی اور غلط عقائد کو اس کی کتابوں سے واضح کیا۔ اس کے بعد ماہنامہ بینات کے مدیر اور شہید ختم نبوت کے معاون رفیق مولانا سعید احمد جلالپوری نے امام مہدی کی علامات' گوہر شاہی' یوسف کذاب اور جھوٹے مدعیان نبوت کے موضوع پر تفصیل سے خطاب کیا۔ حاجی عبدالحمید بلجیئم والوں نے بلجیئم میں قادیانیوں کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا اور جرمنی میں مسلمان ہونے والوں کے حالات بیان کئے۔ قاری خلیل احمد بندھانی نے توحید اور عقیدۂ ختم نبوت پر پُر جوش انداز میں بیان کیا' بعد ازاں جامعہ اشرفیہ کے نائب مہتمم مولانا فضل رحیم صاحب جو کہ امریکہ سے صرف اس کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے نے نصف گھنٹہ تفصیلی خطاب کرتے ہوئے قادیانیوں کے خلاف کام کرنے کے طریقہ کار پر روشنی ڈالی جبکہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ جامعہ خیر المدارس کے مہتمم مولانا محمد حنیف جالندھری نے بہت ہی مدلل انداز میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے غلط عقائد کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کیا' ڈیڑھ بجے پہلی نشست اختتام پذیر ہوئی' پونے تین بجے دوسری نشست شروع ہوئی تو مسجد اپنی تنگ دامنی پر نوحہ خواں تھی جبکہ مسجد کے اطراف جاں نثاران ختم نبوت آئے ہوئے تھے۔ اسٹیج پر اکابر علماء' صلحاء' اقطاب امت اور بزرگ ہستیوں کے نورانی چہروں سے محسوس ہو رہا تھا کہ پوری مسجد روشن ہو رہی ہے دوسری طرف جاں نثاران ختم نبوت اپنے اکابر علماء کو محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کرکے خراج تحسین پیش کر رہے تھے۔ قاری عبدالملک کی پرسوز تلاوت اور قاری ممتاز کی خوبصورت نعت نے عجیب سا سماں پیدا کر دیا تھا۔ صاحبزادہ عزیز صاحب نے خیر مقدمی کلمات حضرت امیر مرکزیہ نائب امیر مرکزیہ اور ناظم اعلیٰ کی جانب سے پیش کرتے ہوئے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' مولانا محمد علی جالندھری' قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا لال حسین اختر' مولانا سید محمد یوسف بنوری' مفتی احمد الرحمن' مولانا تاج محمود' مولانا مفتی ولی حسن' شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہم اللہ تعالیٰ کے قافلے میں شمولیت پر سب کو مبارک باد پیش کی۔ بعد ازاں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا سلیم اللہ خان نے ایک گھنٹہ بہت ہی مدلل انداز میں عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت فرمائی۔ جامعہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے مسلمانوں کو اولاد کی تربیت اور اسلامی تشخص اجاگر کرنے کی اہمیت بیان کی جبکہ سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل غازی نذیر احمد نے بہت ہی خوبصورت انداز میں واضح کیا کہ قادیانیت کوئی مذہب نہیں بلکہ مسلمانوں کے خلاف ایک بین الاقوامی کینسر ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو شریف آدمی کہنا بھی آدمیت کی توہین ہے۔ ریٹائرڈ میجر جنرل ظہیر الاسلام نے قادیانیت کو اسلام کے غلبہ اور جہاد کے خلاف سازش قرار دیتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کی کہ جہاد کے ذریعہ اسلام کا پرچم بلند کریں۔ مولانا نور الاسلام بنگلہ دیش نے کہا کہ بنگلہ دیش کے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوا کر رہیں گے۔ ط قریشی' حافظ احمد عثمان شاہد اور قاری اسمٰعیل رشیدی نے اپنے اپنے بیانات میں عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت کی۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے ایک گھنٹہ کے بیان میں مدلل انداز میں مرزا غلام احمد قادیانی کے غلط عقائد پر روشنی ڈالی اور یورپ سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کے ساتھ غیر مسلموں کا معاملہ کریں۔ مولانا عبدالغفور حیدری نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کی تاریخ دہراتے ہوئے عیسائیوں پر حیرت کا اظہار کیا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے باوجود قادیانیوں کی حمایت کرتے ہیں۔ انہوں نے افغانستان' فلسطین' کشمیر پر امریکہ اور یورپ کی پابندیوں کی مذمت کرتے ہوئے مانیٹرنگ ٹیم کی تعیناتی کو مسترد کر دیا۔ ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے ایک گھنٹہ تقریر سے عیسائیوں کی اتباع پر زور دیا اور عقیدۂ ختم نبوت کو مضبوطی سے تھامنے کی تلقین کی۔ حضرت اقدس نے آخر میں دعا فرمائی اور کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

مولانا اللہ وسایا

ختم نبوت قرآن و سنت کی روشنی میں

سوال: ...... مسئلہ ختم نبوت جن آیات مبارکہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے، ان میں سے تین تین آیات مبارکہ اور احادیث نقل کر کے ان کی تشریح قلم بند کریں؟

جواب:......

ختم نبوت سے متعلق آیات:

۱:...... "ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔"

(سورۂ صف:۹)

ترجمہ: "اور وہ ذات ہے کہ جس نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ تمام ادیان پر بلند اور غالب کرے۔"

نوٹ:...... غلبہ اور بلند کرنے کی یہ صورت ہے کہ حضور ہی کی نبوت اور وحی پر مستقل طور پر ایمان لانے اور اس پر عمل کرنے کو فرض کیا ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوتوں اور وحیوں پر ایمان لانے کو اس کے تابع کر دیا ہے اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ آپ کی بعثت سب انبیاء کرام سے آخر ہو اور آپ کی نبوت پر ایمان لانا سب نبیوں پر ایمان لانے کو مشتمل ہو۔ بالفرض اگر آپ کے بعد کوئی نبی باعتبار نبوت مبعوث ہو تو اس کی نبوت پر اور اس کی وحی پر ایمان لانا فرض ہوگا جو دین کا اعلیٰ رکن ہوگا تو اس صورت میں تمام ادیان پر غلبہ مقصود نہیں ہو سکتا، بلکہ حضور علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لانا اور آپ کی وحی پر ایمان لانا مغلوب ہوگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی وحی پر ایمان رکھتے ہوئے بھی اگر اس نبی اور اس کی وحی پر ایمان نہ لایا تو نجات نہ ہوگی کافروں میں شمار ہوگا۔ کیونکہ صاحب الزمان رسول یہی ہوگا، حضور علیہ السلام صاحب الزماں رسول نہ رہیں گے۔ (معاذ اللہ)

۲:...... "و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ و لتنصرنہ۔"

(سورۂ آل عمران:۸۱)

ترجمہ: "جب اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا کہ جب کبھی میں تم کو کتاب اور نبوت دوں، پھر تمہارے پاس ایک "وہ رسول" آ جائے جو تمہاری کتابوں اور وحیوں کی تصدیق کرنے والا ہوگا، یعنی اگر تم اس کا زمانہ پاؤ تو تم سب ضرور ضرور اس رسولؐ پر ایمان لانا اور ان کی مدد فرض سمجھنا، اس سے بکمال وضاحت ظاہر ہے کہ اس رسولؐ مصدق کی بعثت سب نبیوں کے آخر میں ہوگی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

۳:...... "و ما ارسلنٰک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا۔"

(سورۂ سبا:۲۸)

ترجمہ: "ہم نے تم کو تمام دنیا کے انسانوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔"

۴:...... "قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔"

(سورۂ اعراف:۱۵۸)

ترجمہ: "فرما دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔"

نوٹ:...... یہ دونوں آیتیں صاف اعلان کر رہی ہیں کہ حضور علیہ السلام بغیر استثناء تمام انسانوں کی طرف رسول ہو کر تشریف لائے ہیں جیسا کہ خود آپؐ نے فرمایا ہے

"انا رسول من ادرک حیا و من یولد بعدی۔" (کنز العمال ص ۱۰۱ ج ۱۲، خصائص کبریٰ ص ۸۸ ج ۲)

پس ان آیتوں سے واضح ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، قیامت تک آپ ہی صاحب الزماں رسول ہیں۔ بالفرض اگر آپؐ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو تو حضور علیہ السلام کافۃ الناس کی طرف اللہ تعالیٰ کے صاحب الزماں رسول نہیں ہو سکتے بلکہ براہ راست مستقل طور پر اسی نبی پر اور اس کی وحی پر ایمان لانا اور اس کو اپنی طرف اللہ کا بھیجا ہوا اعتقاد کرنا فرض ہوگا، ورنہ نجات ممکن نہیں اور حضور علیہ السلام کی نبوت اور وحی پر ایمان لانا اس کے ضمن میں داخل ہوگا۔

(معاذ اللہ)

۵:...... "و ما ارسلنٰک الا رحمۃ للعلمین۔"

(سورۂ انبیاء:۱۰۷)

ترجمہ: "میں نے تم کو تمام جہان والوں کے

لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

نوٹ:...... یعنی حضور علیہ السلام پر ایمان لانا تمام جہان والوں کو نجات کے لئے کافی ہے۔ پس اگر بالفرض آپؐ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو تو آپ کی امت کو اس پر اور اس کی وحی پر ایمان فرض ہوگا، اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کامل رکھتے ہوئے بھی اس کی نبوت اور اس کی وحی پر ایمان نہ لاوے تو نجات نہ ہوگی اور یہ رحمۃ للعالمینؐ کے منافی ہے کہ اب آپؐ پر مستقلاً ایمان لانا کافی نہیں، آپؐ صاحب الزمان رسول نہیں رہے؟ (معاذ اللہ)

۶:...... "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔" (سورۂ مائدہ:۳)

ترجمہ: "آج کے دن میں نے تمہارا دین کامل کردیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کردی اور تمہارے لئے دین اسلام ہی پسند کیا۔"

نوٹ:...... گو ہر نبی کا دین اپنے اپنے زمانہ کے اعتبار سے کافی تھا مگر ہر نبی بعد کو مبعوث ہونے والے اپنی نبوت اور اپنی وحیوں پر ایمان لانے کو دین میں اضافہ کرکے دین کی تکمیل کرتے چلے آئے ہیں، یہاں تک کہ آپؐ مبعوث ہوئے اور آپ کی بعثت سے آپؐ کی وحی کے نزول کے اختتام پر دین کا اکمال کردیا کہ آپؐ کی نبوت اور وحی پر ایمان لانا تمام نبیوں کی نبوتوں اور ان کی وحیوں پر ایمان لانے پر مشتمل ہے، اسی لئے اس کے بعد "واتممت علیکم نعمتی" فرمایا، یعنی نعمت نبوت کو میں نے تم پر تمام کردیا، لہٰذا دین کے اکمال اور نعمت نبوت کے اتمام کے بعد کسی کو منصب نبوت نہیں مل سکتا کہ جس کی نبوت اور وحی پر ایمان لایا جاوے ورنہ دین کامل نہ ہوگا اور نہ نعمت نبوت کا اتمام ہوگا کیونکہ اس کے بعد ایک نبی کی نبوت اور وحی پر ایمان لانے کا اور اضافہ ہوگا جو دین کا اعلیٰ رکن ہوگا۔ اسی وجہ سے ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ اے امیر المومنین: "قرآن کی یہ آیت اگر ہم پر نازل ہوتی ہم اس دن کو عید مناتے" (رواہ البخاری) اور حضور علیہ السلام اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آٹھ دن زندہ رہے اور اس کے نزول کے بعد کوئی حکم حلال وحرام نازل نہیں ہوا۔ آپ آخری نبی اور آپؐ پر نازل شدہ کتاب کامل ومکمل، آخری کتاب ہے۔

۷:...... "یایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علی رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل۔" (سورۂ نساء:۱۳۶)

ترجمہ: "اے ایمان لانے والو! ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس کتاب پر جس کو اپنے رسول پر نازل کیا ہے اور ان کتابوں پر جو ان سے پہلے نازل کی گئیں۔"

نوٹ:...... یہ آیت بڑی وضاحت سے ثابت کررہی ہے کہ ہم کو صرف حضور علیہ السلام کی نبوت اور آپ کی وحی اور آپؐ سے پہلے انبیاؑ اور ان کی وحیوں پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ اگر بالفرض حضور علیہ السلام کے بعد کوئی بعہدۂ نبوت مشرف کیا جاتا تو ضرور تھا کہ قرآن کریم اس کی نبوت اور وحی پر ایمان لانے کی بھی تاکید فرماتا، معلوم ہوا کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا۔

۸:...... "والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون۔ اولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون۔" (سورۂ بقرہ:۴،۵)

ترجمہ: "جو ایمان لاتے ہیں اس وحی پر جو آپؐ پر نازل کی گئی اور اس وحی پر جو آپؐ سے پہلے نازل کی گئی اور یوم آخرت پر یقین رکھتے ہیں، یہی لوگ خدا کی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"

۹:...... "لکن الراسخون فی العلم منھم والمؤمنون یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک۔" (سورۂ نساء:۱۶۲)

ترجمہ: "لیکن ان میں سے راسخ فی العلم اور ایمان لانے والے لوگ ایمان لاتے ہیں اس وحی پر جو آپؐ پر نازل ہوئی اور جو آپؐ سے پہلے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئی۔"

نوٹ:...... یہ دونوں آیتیں ختم نبوت پر صاف طور سے اعلان کررہی ہیں بلکہ قرآن شریف میں سینکڑوں جگہ اس قسم کی آیتیں ہیں جن میں ماقبل کے نبیوں کی نبوت اور ان کی وحی پر ایمان رکھنے کے لئے حکم فرمایا گیا لیکن مابعد کے نبیوں کا ذکر بھی نہیں آتا۔ ان دو آیتوں میں صرف حضور علیہ السلام کی وحی اور حضور علیہ السلام سے پہلے نبیوں علیہم السلام کی وحی پر ایمان لانے کو کافی اور مدار نجات فرمایا گیا ہے اگر حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نبی بنایا جائے، اس کی وحی پر بھی ایمان لانا مدار نجات ہوگا حالانکہ قرآن کریم کے یہ احکام اور وعدے کبھی منسوخ نہیں ہوسکتے۔

۱۰:...... "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔" (سورۂ حجر:۹)

ترجمہ: "تحقیق ہم نے قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔"

نوٹ:...... خداوند عالم نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ ہم خود قرآن کریم کی حفاظت فرمائیں گے یعنی محرفین کی تحریف اور متغیرین کے تغیر سے اس کو بچائے رکھیں گے قیامت تک کوئی شخص اس میں ایک

حرف اور ایک نقطہ کی بھی کمی زیادتی نہیں کرسکتا، اور نیز اس کے احکام کو بھی قائم اور برقرار رکھیں گے اس کے بعد کوئی شریعت نہیں جو اس کو منسوخ کردے، غرض قرآن کے الفاظ اور معانی دونوں کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہوسکتا، نہ صاحب شریعت جدیدہ اور نہ ایسا نبی جو کتاب سابق کے متغیر اور محرف ہونے اور اصل تعلیم مٹ جانے کے بعد شریعت سابقہ کی وحی کرکے اسی شریعت و کتاب سابق کی اقامت کے لئے مبعوث کیا جاتا ہے۔

تنبیہ:...... یہ آیتیں بطور اختصار کے ختم نبوت کے ثبوت اور تائید میں پیش کردی گئیں ورنہ قرآن کریم میں سو سے زیادہ آیتیں ختم نبوت پر واضح طور پر دلالت کرنے والی موجود ہیں۔

ختم نبوت سے متعلق احادیث مبارکہ:

حدیث:۱:......

"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثلی و مثل الأنبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فأحسنہ و أجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ من زوایاہ فجعل الناس یطوفون بہ و یعجبون لہ و یقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ قال فأنا اللبنۃ و أنا خاتم النبیین۔"

(صحیح بخاری کتاب المناقب ص ۵۰۱ ج ۱، صحیح مسلم ص ۲۴۸ ج ۲ واللفظ لہ)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین و جمیل محل بنایا مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگادی گئی؟ آپ نے فرمایا: میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔"

حدیث:۲:......

"عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم و نصرت بالرعب و أحلت لی الغنائم و جعلت لی الارض طھورا و مسجدا و أرسلت الی الخلق کافۃ و ختم بی النبیون۔" (صحیح مسلم ص۱۹۹ ج۱، مشکوٰۃ ص۵۱۲)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں میں انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے: (۱) مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے (۲) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال کردیا گیا ہے (۴) روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنادیا گیا ہے (۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے (۶) اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا گیا ہے۔"

اس مضمون کی ایک حدیث صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں، اس کے آخر میں ہے:

"وکان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ و بعثت الی الناس عامۃ۔" (مشکوٰۃ ص۵۱۲)

ترجمہ: "پہلے انبیاء کو خاص ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔"

حدیث:۳:......

"عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلیؓ انت منی بمنزلۃ ھرون من موسی الا انہ لا نبی بعدی۔" (بخاری ص ۶۳۳ ج ۲) "و فی روایۃ المسلم أنہ لا نبوۃ بعدی۔" (صحیح مسلم ص۲۷۸ ج۲)

ترجمہ: "سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ (علیہما السلام) سے تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ: "میرے بعد نبوت نہیں۔"

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنی تصنیف "ازالۃ الخفا" میں "مآثر علیؓ" کے تحت لکھتے ہیں:

"فمن المتواتر: أنت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ۔" (ازالۃ الخفا مترجم ص۴۴۲ ج ۲)

ترجمہ: "متواتر احادیث میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ (علیہما السلام) سے تھی۔"

حدیث:۴:......

"عن ابی ھریرۃؓ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی و انہ لا نبی بعدی و سیکون خلفاء فیکثرون۔" (صحیح بخاری ص ۴۹۱ ج ۱، واللفظ لہ، صحیح مسلم ص ۱۲۶ ج ۲، مسند احمد ص ۲۹۷ ج ۲)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے

فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیا کیا کرتے تھے، جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اس کی جگہ دوسرا نبی آتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفا ہوں گے اور بہت ہوں گے۔"

بنی اسرائیل میں غیر تشریعی انبیا آتے تھے جو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی تجدید کرتے تھے، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے انبیا کی آمد بھی بند ہے۔

حدیث ۵:......

"عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔"

(ابوداؤد ص۲۲۸ ج۲ واللفظ لہ، ترمذی ص۴۵ ج۲)

ترجمہ: "حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔"

حدیث ۶:......

"عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔"

(ترمذی ص۵۱ ج۲، مسند احمد ص۲۶۷ ج۳)

ترجمہ: "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسالت و نبوت ختم ہو چکی ہے، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔"

حدیث ۷:......

"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نحن الآخرون السابقون یوم القیامۃ بید انھم اوتوا الکتاب من قبلنا۔"

(صحیح بخاری ص۱۲۰ ج۱ واللفظ لہ، صحیح مسلم ص۲۸۲ ج۱)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ کو رسول اللہؐ نے فرمایا: ہم سب کے بعد آئے اور قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے، صرف اتنا ہوا کہ ان کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی۔"

حدیث ۸:......

"عن عقبۃ بن عامرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔" (ترمذی ص۲۰۹ ج۲)

ترجمہ: "حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطابؓ ہوتے۔"

حدیث ۹:......

"عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء، انا محمد، وانا احمد، وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر، وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی، وانا العاقب، والعاقب الذی لیس بعدہ نبی۔" (متفق علیہ، مشکوٰۃ ص۵۱۵)

ترجمہ: "حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ میرے چند نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب (سب کے بعد آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو اسمائے گرامی آپ کے خاتم النبیین ہونے کی دلالت کرتے ہیں۔ اول "الحاشر"، حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اشارۃ الی انہ لیس بعدہ نبی و لا شریعۃ ...... فلما کان لا امۃ بعد امتہ لانہ لا نبی بعدہ نسب الحشر الیہ، لانہ یقع عقبہ۔"

(فتح الباری ص۵۵۷ ج۶)

ترجمہ: "یہ اس طرف اشارہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی اور کوئی شریعت نہیں...... سو چونکہ آپ کی امت کے بعد کوئی امت نہیں اور چونکہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، اس لئے حشر کو آپ کی طرف منسوب کر دیا گیا، کیونکہ آپ کی تشریف آوری کے بعد حشر ہوگا۔"

دوسرا اسم گرامی: "العاقب" جس کی تفسیر خود حدیث میں موجود ہے یعنی کہ: "الذی لیس بعدہ نبی" (آپ کے بعد کوئی نبی نہیں)

حدیث ۱۰:......

متعدد احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

"بعثت انا والساعۃ کھاتین" (مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے)

ان احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے درمیان اتصال کا ذکر کیا گیا ہے، جس کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری قرب قیامت کی علامت ہے اور اب قیامت تک آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ چنانچہ امام قرطبیؒ "تذکرہ" میں لکھتے ہیں:

"وأما قوله بعثت أنا والساعة كهاتين معناه أنا النبي لأخير فلا يليني نبي آخر، انما تليني القيامة كما تلي السبابة الوسطى ليس بينهما اصبع أخرى .... وليس بيني وبين القيامة نبي." (التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ ص ۷۱۱)

ترجمہ: ''اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ: مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد اور کوئی نبی نہیں، میرے بعد بس قیامت ہے، جیسا کہ انگشت شہادت درمیانی انگلی کے متصل واقع ہے، دونوں کے درمیان اور کوئی انگلی نہیں ...... اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں۔''

علامہ سندھی حاشیہ نسائی میں لکھتے ہیں:

"التشبيه في المقاربة بينهما، أي ليس بينهما رجع اخرى كما أنه لا نبي بينه صلى الله عليه وسلم وبين الساعة." (حاشیہ علامہ سندھی بر نسائی ص ۲۳۳ ج ۱)

ترجمہ: ''تشبیہ دونوں کے درمیان اتصال میں ہے (یعنی دونوں کے باہم ملے ہوئے ہونے میں ہے)، یعنی جس طرح ان دونوں کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور قیامت کے درمیان اور کوئی نبی نہیں۔''

ختم نبوت پر اجماع امت:

حجۃ الاسلام امام غزالی ''الاقتصاد'' میں فرماتے ہیں:

"ان الأمة فهمت بالاجماع من هذا اللفظ و من قرائن أحواله أنه أفهم عدم نبي بعده أبدا ..... و أنه ليس فيه تأويل و لا تخصيص فمنكر هذا لا يكون الا منكر الاجماع." (الاقتصاد فی الاعتقاد ص ۱۲۳)

ترجمہ: ''بے شک امت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول، اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں۔''

ختم نبوت پر تواتر:

حافظ ابن کثیرؒ آیت خاتم النبیین کے تحت لکھتے ہیں:

"وبذلك وردت الأحاديث المتواترة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من حديث جماعة من الصحابة رضي الله عنهم." (تفسیر ابن کثیر ص ۴۹۳ ج ۳)

ترجمہ: ''اور ختم نبوت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث متواترہ وارد ہوئی ہیں، جن کو صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت نے بیان فرمایا۔''

اور علامہ سید محمود آلوسی تفسیر روح المعانی میں زیر آیت خاتم النبیین لکھتے ہیں:

"وكونه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين مما نطق به الكتاب و صدعت به السنة و أجمعت عليه الأمة فيكفر مدعي خلافه و يقتل ان اصر." (روح المعانی ص ۴۱ ج ۲۲)

ترجمہ: ''اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایسی حقیقت ہے جس پر قرآن ناطق ہے، احادیث نبویہ نے جس کو واشگاف طور پر بیان فرمایا ہے اور امت نے جس پر اجماع کیا ہے، پس جو شخص اس کے خلاف کا مدعی ہو اس کو کافر قرار دیا جائے گا اور اگر وہ اس پر اصرار کرے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔''

پس عقیدۂ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے۔

پیوستہ رہ شجر سے

ذوالفقار آغا

آج کا ساغر بکف دانشور جس آفاقیت کا ذکر کرتا ہے اس کا کوئی واضح تصور اس کے ذہن میں موجود نہیں۔ اس کا فاقہ زدہ ذہن فکر مغرب کے دسترخوان سے اصطلاحات کے ترجموں کی ریزہ چینی کرکے شکم سیری اور طمانیت کا ایسا تاثر پیش کرتا ہے۔ جس میں خوئے گداگری کی مکروہ آسودگی کی جھلک صاف نظر آتی ہے۔

آفاقیت کا عرفان حاصل کرنے کے لئے انسان کے خالق کائنات سے تعلق کا ادراک ضروری ہے اور جب یہ ادراک نکتہ کمال تک پہنچتا ہے تو ''رحمت للعالمین'' کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ بطور اصطلاح یہ دو لفظ انفس و آفاق کی حقیقی ضرورت کی نشان دہی بھی کرتے ہیں اور اس کا حل بھی بتاتے ہیں۔

وہ دانش مستعار جس کے حوالے سے آج کا ادیب یا شاعر رامش و رنگ کی محفلوں' سازو آہنگ کے طائفوں' گلوکاروں اور طوائفوں کی عظیم اور آفاقیت کا علمبردار قرار دیتا ہے' حقائق سے گریز' عیش کوشی کے رجحان اور عزت کے بازار میں سستی آسودگیاں خریدنے کی خواہش کو ایک لفظی وقار عطا کرنے کی گئی ہے۔

حقیقی عظمت اپنی روایات اور اقدار کے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے نسل انسانی کے لئے رحمت بن جانے میں ہے۔ روایات اور اقدار سے تعلق اس لئے ضروری ہے کہ شجر سے تعلق قطع کرکے بہار کی امید رکھنا دانش نہیں دیوانگی ہے

گو فکر خداداد سے روشن ہے زمانہ
آزادیٔ افکار ہے ابلیس کی ایجاد
(اقبال)

تحریر: مولانا محمد اشرف کھوکھر

توضیح و تشریح السمیع جل جلالہ

کائنات کا مربوط و خوبصورت نظام اللہ رب العزت کی ربوبیت کا مظہر ہے۔ رب صرف وہی ہے جو تمام مخلوقات کی حاجتوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے تمام ذی روح کی ہر بات' تسبیح تحمید اور دعاؤں کو سننے والا ہے۔ اللہ رب العزت نے تمام حیوانات' نباتات' جمادات کو ان کی فطری ضرورت کے مطابق حواس عطا فرمائے ہیں۔ حیوانات اور نباتات میں ایک بڑے سے بڑے حیوان سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے حیوان تک اور ایک چھوٹے سے چھوٹے' درخت اور پودے تک کو اللہ رب العزت نے قوت سماعت بھی دی ہے اور ہر چیز اللہ رب العزت کی حمد وثنا بھی بیان کرتی ہے۔ السمیع جل جلالہ نے رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی آخری آسمانی کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

ترجمہ: ''تمہاری سمع و بصر اسی کی پیدا کردہ ہے۔'' (سورۃ مومنون)

اللہ رب العزت ہی سبھی کی سمع و بصر کا مالک ہے۔ انسانوں' حیوانوں اور چرند پرند سبھی کی سنتا ہے۔ سمیع وہی ہے جو جملہ مسموعات کا سننے والا ہے۔ جملہ اصوات جملہ اقوال و الفاظ اور کلمات عبادات کا سننے والا ہے۔

صرف انسان کی ہی قوت سماعت کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بھی آواز ہوا کی لہروں کے ذریعے پردۂ سماعت پر ارتعاش پیدا کرتی ہے جو دیگر اعضائے سماعت سے دماغ سے ٹکراتی ہے تو انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ فلاں کی آواز ہے۔ مثلاً ایک بلبل صبح سویرے سورج کی ضیاء سے کھلنے والے خوبصورت پھولوں کو دیکھ کر اپنی مخصوص آواز میں السمیع جل جلالہ کی تسبیح و تحمید کرتے ہوئے خوبصورت آواز سے نغمہ سرا ہوتی ہے اور اس کی آواز کو سننے والا ہوا کی لہروں کے توسط سے سنتا ہے اور اس کی نغمگی سے لطف اندوز ہوتا ہے قوت سماعت سے محروم انسان کائنات میں موجودات کی آواز کو سننے سے معذور ہوتا ہے۔ قوت سماعت بہت بڑی نعمت خداوندی ہے۔ اس کی قدر ان لوگوں سے پوچھئے جو اس نعمت خداوندی سے محروم ہیں۔

السمیع جل جلالہ نے حیوان ناطق اور دیگر حیوانات اور حشرات الارض کے آلات سماعت مختلف قسم کے بنائے ہیں۔ ہم ایک اونٹ اور ہرن کے کان تو دیکھ سکتے ہیں لیکن ایک چیونٹی کے کان ظاہری بصارت سے نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ چیونٹی سنتی ہے مثلاً سلیمان علیہ السلام کے لشکر جرار کو دیکھ کر چیونٹیوں کی سردار نے اپنے بل میں گھس کر محفوظ ہو جانے کا حکم دیا تھا۔ السمیع جل جلالہ نے اپنی حقیر سی مخلوق چیونٹی کی آواز بھی سن لی اور اس کا ذکر قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے۔ بعض جانوروں کی قوت سماعت انتہائی لطیف ہے مثلاً چمگادڑ ایسا جانور ہے جو قوت سماعت سے اپنی پرواز کی راہ متعین کرسکتا ہے' وہ اپنے منہ سے نکالی گئی مخصوص آواز کے ارتعاشی ردعمل کے ذریعے پرواز کی راہ تبدیل کرتا ہے' معلوم ہوا السمیع جل جلالہ نے ایک چھوٹے سے جانور کو ''ریڈار'' جیسی صلاحیت سے نوازا ہے۔ اگر ایک بند کمرے میں ایک لڑکا چمگادڑ کو لاٹھی سے مارنا چاہے تو وہ انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ اپنی تیز رفتار قوت سماعت کے ذریعے سے اپنا تحفظ ممکن بنا لیتا ہے۔

اللہ رب العزت کی مخلوقات کو علماء دینیات چار بڑے گروہوں میں تقسیم کرتے ہیں

۱۔...... نوری مخلوق: جو ظاہری بصارت سے دیکھی نہیں جاسکتی مثلاً فرشتے۔

۲۔...... ناری مخلوق: جنات ہیں۔

۳۔...... آبی مخلوقات: جو دریاؤں سمندروں اور ندی نالوں میں پائی جاتی ہے۔

۴۔...... خاکی مخلوقات: یہ کرۂ ارض پر موجود بے شمار مخلوقات ہیں۔

ان تمام قسم کی مخلوقات کو السمیع جل جلالہ نے ان کی فطرت کے مطابق قوت سماعت دی ہے

ہیں۔ السمیع جل جلالہ ہی اپنی تمام مخلوقات کی آوازوں کو حاجات کو سننے والا ہے اور ان کی ضروریات بقائے حیات کو پورا کرنے والا ہے۔

اللہ رب العزت جو سمیع بھی ہے نے اپنے تمام انبیا علیہم السلام کی دعاؤں کو سنا اور قبول فرمایا:

مثلاً حضرت آدم و حوا علیہما السلام کی دعا کہ:

"اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا' اگر تو نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم گھاٹا (خسارہ) پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

السمیع جل جلالہ نے ان کی دعا کو سنا اور قبول فرمایا۔ اسی طرح نوح علیہ السلام' حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت یعقوب علیہ السلام' حضرت یونس علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام اور رسول آخرین حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو سنا اور قبول فرمایا۔

۱:...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا:

ترجمہ: "اے اللہ میری اولاد میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو ان میں سے جو انہیں اللہ کی آیتیں پڑھ کر سنائے اور ان کا تزکیہ کرے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دے۔" (سورۃ البقرہ)

السمیع جل جلالہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سنی اور قبول فرمائی اور آپ علیہ السلام کی اولاد میں سے رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور تمام مخلوقات کے لئے تاقیام قیامت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی و رسول ہیں اور تمام انبیا و رسل علیہ السلام کے سردار ہیں۔

۲:...... حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ کے اندر ظلمات بحر کے اندھیروں میں سے السمیع جل جلالہ کو پکارا:

ترجمہ: "تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تیری ذات پاک ہے' بے شک میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔"

اللہ رب العزت نے ان کی دعا کو سنا اور قبول فرمایا:

کنارہ بحر پر مچھلی نے آپ علیہ السلام کو اگل دیا اور امواج بحر نے حضرت یونس علیہ السلام کو خشکی پر پھینک دیا آپ زندہ و سلامت خشکی پر وارد ہوئے۔"

حضرت یعقوب علیہ السلام نے بڑھاپے کے زمانے میں اپنے عزیز' بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے رب کو پکارا کہ:

"میں اپنے غم و اندوہ کی بابت اپنے رب سے درخواست کرتا ہوں۔"

تو السمیع جل جلالہ نے ان کی دعا کو سنا اور قبول فرمایا۔

ایک طویل عرصہ کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام سے ملا دیا' بے شک السمیع جل جلالہ سب کی دعاؤں اور مناجات کو سننے والا ہے۔

ایک دفعہ لوگوں نے حضرت ابراہیم بن ادہم بلخی سے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول نہیں فرماتا؟ آپ نے فرمایا: اس وجہ سے کہ تم خدا کو جانتے ہو مگر اس کی اطاعت نہیں کرتے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے ہو مگر ان کی پیروی نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کھاتے ہو مگر شکر نہیں کرتے' جانتے ہو کہ بہشت اطاعت کرنے والوں کے لئے ہے مگر اس کی طلب نہیں کرتے' جانتے ہو کہ دوزخ گناہگاروں کے لئے ہے مگر اس سے نہیں ڈرتے' شیطان کو دشمن سمجھتے ہو مگر اس سے نہیں بھاگتے' بلکہ ناجائز ذرائع سے مال کے حصول میں اس کے ساتھ دوستی کرتے ہو' موت کو برحق جانتے ہو مگر عاقبت کا کوئی سامان نہیں کرتے بلکہ صرف دنیا کا سامان جمع کرتے رہتے ہو' اپنی برائیوں کو ترک نہیں کرتے لیکن دوسروں کی عیب جوئی کرتے ہو' اپنے عیبوں پر نظر نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی غیبت کرتے ہو اور اس کے باوجود اس بات کی توقع کرتے ہو کہ تمہاری دعا قبول ہو؟ بھلا ایسے شخص کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کو "مخ العبادۃ" عبادت کا مغز قرار دیا ہے۔ السمیع جل جلالہ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول بھی کرتا ہے' بعض دعائیں نقد قبول ہو جاتی ہیں اور بعض کو السمیع جل جلالہ ہمارے لئے ذخیرہ آخرت بنا دیتے ہیں' ہمیں یقین ہو جانا چاہئے کہ ہماری دعائیں مستجاب ہوتی ہیں اگر سیٹلائیٹ کا ٹکڑا (ریڈیو) کی آواز ہزاروں میل دور پہنچتی ہے۔ اگر ٹیلیفون کی آواز بحر و بر کی تمیز کے بغیر ہزاروں کلومیٹر دور پہنچتی ہے تو ہمیں یقین کر لینا چاہئے کہ ہماری دعائیں عرش الٰہی تک پہنچتی ہیں

دعا جو دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

(باقی آئندہ)

تحریر: حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب، منصور پوری

مرزا قادیانی مہد سے مرگھٹ تک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے خداوند قدوس نے انسانوں میں سے ہی کچھ نفوس قدسیہ کو منتخب فرمایا اور حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک بے شمار انسانوں کو خلعت نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا۔ یہ محض اصطفاء خداوندی کا نتیجہ تھا لیکن حریص انسانوں نے بزعم خود زبردستی اپنے کو اس منصب پر فائز کرنے کی کوشش ہر زمانہ میں کی ہے حتیٰ کہ جب باری تعالیٰ نے اس سلسلہ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر مکمل فرمادیا۔ تب بھی ان حریص انسانوں نے مسند ... کی وجہ سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے میں دریغ نہیں کیا، بلکہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی۔

"انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔"

(ابوداؤد، ترمذی، مشکوٰۃ ص ۴۶۵)

ترجمہ: "عنقریب میری امت میں (بڑے بڑے) تیس جھوٹے ہوں گے ان میں سے ہر ایک اپنے بارے میں دعویٰ کرے گا میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی بھی نبی نہیں۔"

صادق و مصدوق نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی پیشگوئی کے مطابق آپ ہی کی حیات مبارکہ میں جھوٹے مدعیان نبوت ظاہر ہونے شروع ہو گئے تھے۔ چنانچہ اسود عنسی طلیحہ اور مسیلمہ کذاب کے نام اس حیثیت سے اسلامی تاریخ میں معروف و مشہور ہیں، پھر مختلف زمانوں میں مختلف مقامات پر جھوٹے مدعیان نبوت ظاہر ہوتے رہے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ ان جھوٹے مدعیان نبوت میں سے بعض کو ہزاروں کی تعداد میں ان کی نبوت پر ایمان لانے والے اور پیروکار بھی مل گئے اور مسلمانوں کے ساتھ ان کی معرکہ آرائیاں بھی ہوئیں، مگر ان میں سے اکثر کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچتے رہے۔ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی المعروف علی میاں تحریر فرماتے ہیں:

"اکثر ایسے مدعیوں کو کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہیں ہوئی، وہ حباب کی طرح اٹھے اور بیٹھ گئے، لیکن برصغیر ہند میں انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں دعویٰ نبوت کرنے والے مرزا غلام احمد قادیانی (۱۸۴۰ء تا ۱۹۰۸ء) کا معاملہ بعض سیاسی وجوہ سے مختلف ہے۔"

(منصب نبوت اور اس کے عالی مقام حاملین ص ۲۰۳)

مرزا غلام احمد قادیانی نے دیگر مدعیان کی طرح اولاً صاف صاف نبوت کا دعویٰ نہیں کیا کیونکہ ایسے مدعیوں کا عبرتناک انجام اس کو معلوم تھا لہٰذا اس نے بڑی چالاکی سے تدریجی انداز اپنایا، اولاً خادم و مبلغ اسلام کے روپ میں ظاہر ہوا، پھر اپنے کو ملہم اور مامور من اللہ بتلایا، پھر مجدد ہونے کا اظہار کیا، آگے بڑھ کر مہدی و مثیل مسیح و مسیح ہونے کا دعویٰ کیا، مزید ترقی کر کے ظلی و بروزی نبوت کا پروپیگنڈہ کرنے لگا، آخر کار اصل منزل مقصود پر پہنچ کر مستقل اور صاحب شریعت نبی ہونے کا اعلان کر کے اپنے نہ ماننے والوں کو جہنمی کہنے لگا۔

اسی پر بس نہیں کیا بلکہ باقاعدہ ایک جماعت (فرقہ احمدیہ) کے نام سے قائم کر کے مذکورہ دعاوی باطلہ و کفریہ عقائد کی ترویج و اشاعت کا کام شروع کر دیا اور ہر جگہ سادہ لوح عام مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے یہ باور کرایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس پر ایمان لانا ضروری ہے اور یہی حقیقی اسلام ہے، بغیر اس کے اخروی نجات ممکن نہیں۔ گویا اپنے اوپر ایمان کو مدار نجات قرار دیا، جب کہ امت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ مدار نجات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

مرزا غلام احمد کا مختصر سوانحی خاکہ:

قادیانیت کے خدوخال واضح کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات زندگی پر نظر ڈال لی جائے تاکہ مذکورہ و متذکرہ دعاوی کرنے والے کا حسب و نسب معلوم ہو جائے، اور یہ کہ وہ علوم ظاہری و اخلاقیات وغیرہ میں کس ٹائپ کا آدمی تھا۔

نام و نسب:

اس سلسلہ میں مرزا کا اپنا بیان یہ ہے:

"میرا نام غلام احمد، میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ، اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا کا نام گل محمد تھا، اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے پرانے بزرگوں کے کاغذات سے جو اب تک محفوظ ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے۔"

(کتاب البریہ در خزائن جلد ۱۳، ص ۱۶۴ ج ۱۳)

پیدائش:

مرزا نے لکھا ہے:

میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا۔ (کتاب البریہ در خزائن جلد ۱۳ ص ۱۷۷)

تاریخ پیدائش کا مسئلہ:

مرزا قادیانی نے اپنی عمر کے متعلق اربعین میں یہ الہام درج کیا ہے:

"لا حیینک حیوۃ طیبۃ ثمانین حولا او قریبا من ذالک۔"

(اربعین:۳، ص:۳۹)

مرزا کی بیان کردہ اپنی تاریخ پیدائش کے اعتبار سے اس کی عمر ۶۹ یا ۷۰ سال ہوتی ہے، کیونکہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا کا انتقال ہوا ہے۔ لہٰذا اس کی یہ پیشگوئی صراحتاً غلط ثابت ہوئی، اس کو زبردستی سچی پیشگوئی کرنے کے لئے مرزا بشیر الدین محمود نے مرزا قادیانی کا سن ولادت بجائے ۱۸۳۹ء کے ۱۸۳۶ء بتلایا ہے جیسا کہ ۱۹۴۶ء میں ولی عہد سلطنت برطانیہ کو مرزا بشیر الدین نے سپاسنامہ پیش کرتے وقت اسی تاریخ کا تذکرہ کیا ہے، اس کے اعتبار سے ۱۸۵۷ء میں مرزا کی عمر ۲۱ سال ہوئی ہے، حالانکہ مرزا لکھ چکا ہے کہ اس وقت میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا۔ بہرحال مذکورہ غیر واقعی ترمیم کے بعد مرزا کی عمر ۷۳ یا ۷۶ سال بن جاتی ہے، جس کو بتکلف اسی کے قریب کہا جا سکتا ہے لیکن اس معاملہ میں مرزا کے بیان کو ہی ترجیح دی جائے گی اور اس کے نتیجہ میں مرزا اس پیشگوئی میں جھوٹا ثابت ہوگا۔

قادیان:

مرزا غلام احمد نے قادیان کے متعلق لکھا ہے:

"وہ (مرزا کے آباؤ اجداد۔ ناقل) اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے اور وہ ایک معزز رئیس کی حیثیت سے اس ملک میں داخل ہوئے اور اس قصبہ کی جگہ میں جو اس وقت ایک جنگل پڑا ہوا تھا، لاہور سے تخمیناً بفاصلہ پچاس کوس گوشہ شمال مشرق واقع ہے، فروکش ہوگئے جس کو انہوں نے آباد کر کے اس کا نام اسلام پور ماجھی رکھا، جو پیچھے سے اسلام پور قاضی ماجھی کے نام سے مشہور ہوا اور رفتہ رفتہ اسلام پور لفظ لوگوں کو بھول گیا اور قاضی ماجھی کی جگہ پر قاضی رہا اور پھر آخر قادی بنا اور پھر اس سے بگڑ کر قادیان بن گیا۔ (حاشیہ کتاب البریہ خزائن ص ۱۶۳ جلد ۱۳)

اور جناب مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری نے لکھا ہے:

"قادیان صرف ایک گاؤں کا نام نہیں جو مرزا غلام احمد کا مولد و منشاء تھا بلکہ پنجاب میں قادیان نام کے اور بھی متعدد گاؤں آباد ہیں خود ضلع گورداسپور میں مرزا صاحب کے قادیان کے علاوہ ایک اور قادیان موجود ہے۔" (رئیس قادیان ص ۳)

خاندان کا زوال:

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

"پھر جب سکھوں کا قبضہ ہوا تو صرف ۸۰ گاؤں ان کے ہاتھ میں رہ گئے اور پھر بہت جلد ۸۰ کے عدد کا صفر بھی اڑ گیا، اور پھر شاید آٹھ یا سات گاؤں باقی رہے۔ رفتہ رفتہ سرکار انگریزی کے وقت میں تو بالکل خالی ہاتھ ہو گئے۔ چنانچہ اوائل عملداری اس سلطنت میں صرف پانچ گاؤں کے مالک کہلاتے تھے اور میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب دربار گورنری میں کرسی نشین بھی تھے۔"

(تحفہ قیصریہ خزائن ص ۲۷۰، ج ۱۲)

انگریزی سرکار کا خیر خواہ خاندان:

اور سرکار انگریزی کے ایسے خیر خواہ اور دل کے بہادر تھے کہ ۱۸۵۷ء میں پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس جوان جنگجو بہم پہنچا کر اپنی حیثیت سے زیادہ اس گورنمنٹ عالیہ کو مدد دی تھی۔ غرض ہماری ریاست کے ایام دن بدن زوال پذیر ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ آخری نوبت ہماری یہ تھی کہ ایک کم درجہ کے زمیندار کی طرح ہمارے خاندان کی حیثیت ہوگئی۔

(تحفہ قیصریہ خزائن ص ۲۷۱ ج ۱۲)

ناقص تعلیم:

مرزا نے اپنی تعلیم کا حال یوں بیان کیا ہے:

"بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا، جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کی کتابیں مجھے پڑھائیں، اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر

تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے، جن کا نام فضل احمد تھا مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے وہ بہت محنت اور توجہ سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا، ان کا نام گل علی شاہ تھا، ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا اور ان آخرالذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو، منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خداتعالیٰ نے چاہا حاصل کیا۔''

(حاشیہ کتاب البریہ در خزائن ص ۱۷۹تا۱۸۱ ج ۱۳)

مرزا بشیر احمد ایم اے کے بیان کے مطابق:

''آپ کے استاذ فضل الٰہی قادیان کے باشندے حنفی تھے، دوسرے استاذ فضل احمد فیروز والا ضلع گوجرانوالہ کے باشندے اہل حدیث تھے، تیسرے استاذ سید گل علی شاہ بٹالہ کے باشندے اور شیعہ تھے۔''

(سیرت المہدی جلد ۱ ص ۲۴۳)

مرزا کی غلط بیانی:

مرزا کا یہ بیان کہ مولوی گل علی شاہ کو اس کے والد نے بحیثیت معلم نوکر رکھا تھا تحقیق کسوٹی پر پرکھا گیا تو غلط ثابت ہوا۔ چنانچہ مولانا ابوالقاسم رفیق نے تحریر فرمایا ہے کہ:

''اصل یہ ہے کہ جب قادیان میں مرزا غلام مرتضیٰ کا مطب نہ چلا، یا وہاں کی قلیل آمدنی پر قانع نہ ہوئے تو انہوں نے بٹالہ آکر جو ایک بڑا قصبہ ہے مطب کھول لیا اور یہیں ایک مکان بھی بنوالیا تھا، اسی مکان میں باپ اور بیٹا (مرزا غلام احمد) رہتے تھے۔ باپ مطب کرتا تھا اور بیٹا قریب ہی مسجد ہوانیاں میں سید گل علی شاہ شیعہ سے تعلیم پاتا تھا۔''

مرزا احمد علی امرتسری شیعی رقم طراز ہیں کہ:

''مولوی گل علی شاہ شیعہ مذہب کے فاضل اجل تھے، بڑے بڑے رئیس ان کے آستانہ پر حاضر ہوا کرتے تھے بلکہ مرزا غلام احمد کے والد مرزا غلام مرتضیٰ بھی بٹالہ میں ان کے دسترخوان کے ریزہ چیں تھے۔ گل علی شاہ کسی رئیس کے در دولت پر کبھی نہیں گئے، چہ جائیکہ حکیم غلام مرتضیٰ جیسے قلاش کی نوکری کرتے۔ مرزا غلام احمد نے اپنی تعلّی کے لئے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔''

(مراۃ القادیانیت مؤلفہ مرزا احمد علی امرتسری ص ۲۹، ۳۰، بحوالہ رئیس قادیان ص ۲۰)

مرزا کے علوم اکتسابی تھے:

بہرحال مرزا کے اپنے بیان سے ثابت ہوگیا کہ اس نے مختلف مکاتب فکر کے اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا ہے، اگرچہ کسی مدرسہ سے فراغت کی توفیق نہیں ملی۔ مگر جب مہدی و مسیح بننے کا شوق ہوا تو مرزا قادیانی نے دوسری کتاب ایام الصلح (جو کتاب البریہ کے بعد کی تصنیف ہے) میں لکھ دیا کہ:

''سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا تو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا ہی سے حاصل کرے گا، اور قرآن و حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے، کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔''

(ایام الصلح در خزائن ص ۳۰۴ ج ۱۴)

جب مرزا خود اقرار کرچکا ہے کہ مولوی فضل الٰہی سے اس نے قرآن شریف پڑھا ہے تو موجودہ بیان میں اس کا کاذب ہونا اظہر من الشمس ہے۔

سیالکوٹ کی ملازمت:

مرزا بشیر احمد تحریر کرتا ہے:

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں، اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہوگئے تھے..... خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیالکوٹ کی ملازمت ۱۸۶۴ء کا واقعہ ہے۔''

(سیرت المہدی ص ۴۳، ۴۴ ج ۱)

انگریزی تعلیم:

مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

''اسی زمانہ میں مولوی الٰہی بخش کی سعی سے جو چیف محرر مدارس تھے کچہری کے ملازم منشیوں کے لئے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ رات کو کچہری کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں، ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں، استاذ مقرر ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔''

(سیرت المہدی ص ۵۵ ج ۱)

مختاری کے امتحان میں ناکامی:

مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے:

"چونکہ مرزا صاحب، ملازمت کو پسند نہیں فرماتے تھے، اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی اور قانون کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا، پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے۔"

(سیرت المہدی ص ۱۵۶ ج ۱)

ملازمت سے استعفیٰ اور قادیان میں قیام:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"ایسے ہی ان کے زیر سایہ ہونے کے ایام میں چند سال تک میری عمر کراہیت طبع کے ساتھ انگریزی ملازمت میں بسر ہوئی، آخر چونکہ میرا جدا رہنا میرے والد پر بہت گراں تھا، اس لئے ان کے حکم سے جو عین میری منشا کے موافق تھا، میں نے استعفیٰ دے کر اپنے تئیں اس نوکری سے جو میری طبیعت کے مخالف تھی، سبکدوش کر دیا اور پھر والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔"

(حاشیہ کتاب البریہ ص ۱۸۴، ۱۸۶ ج ۱۳)

بیہودہ جھگڑے:

قادیان واپس آکر مرزا کی مشغولیات کیا ہیں؟ خود مرزا کا بیان ہے:

"میرے والد صاحب اپنے بعض آباؤ اجداد کے دیہات کو دوبارہ لینے کے لئے انگریزی عدالتوں میں مقدمہ کر رہے تھے، انہوں نے انہی مقدمات میں مجھے بھی لگا لیا اور ایک زمانہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا، مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقت عزیز میرا بیہودہ جھگڑوں میں ضائع ہو گیا۔"

(سیرت المہدی ص ۵۵ ج ۳)

مرزا کی بیماریاں

مرزا کو ہسٹریا اور مراق کی بیماری تھی:

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل قادیانی کا بیان ہے:

"میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے، بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔"

(سیرت المہدی ص ۱۴ ج ۳)

مراق کیا ہے:

علامہ حکیم برہان الدین نفیسی فرماتے ہیں: مالیخولیا کی ایک قسم ہے جس کو مراق کہتے ہیں، اور مالیخولیا کی تعریف انہوں نے یہ کی ہے:

"مالیخولیا، خیالات و افکار کے طریق طبعی سے متغیر بخوف و فساد ہو جانے کو کہتے ہیں۔ بعض مریضوں میں گاہے گاہے یہ فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو غیب داں سمجھتا ہے اور اکثر ہونے والے امور کی پہلے ہی خبر دے دیتا ہے، اور بعض میں فساد یہاں تک ترقی کر جاتا ہے کہ اس کو اپنے متعلق یہ خیال ہوتا ہے کہ فرشتہ ہوں اور کبھی اس سے بڑھ جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو خدا سمجھنے لگتا ہے۔"

(ترجمہ: شرح اسباب اردو ص ۱۰۵)

قادیانی ڈاکٹر کی شہادت:

ڈاکٹر شاہنواز قادیانی لکھتا ہے:

"اگر کسی مدعی الہام کے متعلق یہ ثابت ہو جائے کہ اسے ہسٹریا، یا مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لئے کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ یہ بات ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔"

(ریویو آف ریلیجنز اگست ۱۹۲۶ء)

اوپر کے حوالوں سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ مرزا کو مالیخولیا، مراق، ہسٹریا جیسے امراض تھے۔ لہذا قادیانی ڈاکٹر کی رائے کے مطابق مرزا کی تکذیب کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔

ذیابیطس کی شکایت:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"دوسری بیماری بدن کے نیچے کے حصہ میں ہے جو مجھے بکثرت پیشاب کا مرض ہے جس کو ذیابیطس بھی کہتے ہیں اور معمولی طور پر مجھ کو ہر روز پیشاب بکثرت آتا ہے اور پندرہ بیس دفعہ تک کی نوبت پہنچ جاتی ہے اور بعض اوقات قریب سو دفعہ کے دن رات میں آتا ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ص ۳۷۲ ج ۲۱)

مرزا کے امراض کی مجمل فہرست:

تشنج اعصاب، جسمانی قویٰ کا اضمحلال، دوران سر، شدید دردسر، حالت مردی کالعدم، دق، سل، دماغی بیہوشی، غشی، کثرت اسہال، مسلوب القویٰ ہونا، حافظہ کی خرابی، دل و دماغ کی سخت کمزوری، ان بیماریوں کی تفصیلات مرزا کی کتب تریاق القلوب، نزول مسیح، حقیقۃ الوحی وغیرہ میں مذکور ہیں۔

مرزا کی بیویاں:

مرزا غلام احمد قادیانی کو ساری عمر میں صرف دو عورتوں سے شادی کرنے کا اتفاق ہوا۔

"پہلی شادی بارہ چودہ سال کی عمر میں ماموں کی بیٹی حرمت بی بی سے ہوئی۔ مرزا کو شروع ہی سے اس بیوی سے بے تعلق سی تھی اور اس کو عام طور پر 'پھجے دی ماں' کہا

جاتا تھا۔ دوسری شادی کے بعد مرزا نے اس کو کہلا دیا تھا کہ یا تو مجھ سے طلاق لے لو، یا مجھے اپنے حقوق چھوڑ دو۔ اس نے کہلوایا کہ اب میں بڑھاپے میں کیا طلاق لوں گی، بس مجھے خرچ ملتا رہے، میں اپنے باقی حقوق چھوڑتی ہوں، پھر جب محمدی بیگم کا سوال اٹھا اور مرزا کے رشتہ داروں نے مخالفت کر کے محمدی بیگم کا نکاح دوسری جگہ کرا دیا اور حرمت بی بی نے ان سے تعلقات منقطع نہیں کئے تو مرزا غلام احمد نے اس کو طلاق دے دی۔"

(سیرت المہدی ص ۳۳،۳۴ ملخصاً)

"دوسری شادی ۱۸۸۴ء میں نصرت جہاں بیگم سے ہوئی جو دہلی کے مشہور سادات خاندان (میر درد کا خاندان) سے تعلق رکھتی تھی، اس کو مرزائی "اماں جان" کہتے ہیں۔"

(بنیادی نصاب:۱۹۹)

تیسری شادی کی آرزو:

اس کے بعد بھی مرزا کو مزید شادیاں کرنے کی بے حد تمنا رہی، چنانچہ حسب عادت ایک اشتہار میں اپنا یہ الہام شائع کیا:

"اس عاجز نے ۲۰/ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان کی تھی کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد میرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔"

(اشتہار محک اخیار و اشرار مورخہ یکم ستمبر ۱۸۸۶ء)

اپنے الہام کو سچا ثابت کرنے کے لئے مرزا نے بہت کوشش کی کہ محمدی بیگم سے نکاح ہو جائے بلکہ یہ اعلان بھی کر دیا کہ آسمان پر اس سے مرزا کا نکاح ہو گیا ہے اور زمین میں بھی ضرور ہوگا، لیکن مرتے وقت تک نہ محمدی بیگم سے نکاح کی آرزو پوری ہوئی اور نہ ہی کسی اور عورت سے مرزا کا نکاح ہوا۔ صرف نصرت جہاں بیگم ہی اس کی بیوی رہی اور اسی سے اولاد ہوتی رہی جو

مذکورہ اعلان کے وقت پہلے سے موجود تھی۔

پہلی بیوی سے مرزا کی اولاد:

مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے

"بڑی بیوی سے حضرت مسیح موعود کے دو لڑکے پیدا ہوئے تھے یعنی مرزا سلطان احمد صاحب اور مرزا فضل احمد، حضرت صاحب گویا بچے ہی تھے کہ مرزا سلطان پیدا ہو گئے تھے۔" (سیرۃ المہدی ص ۵۳ ج ۱)

"مرزا کے دونوں بیٹے اس پر ایمان نہیں لائے۔ آخرکار سلطان احمد کو تو مرزا نے عاق کر دیا تھا، اور مرزا فضل احمد کا انتقال ہوا تو اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔"

(سیرۃ المہدی ص ۲۹ ج ۱)

اس کی وجہ اخبار میں یہ بیان کی گئی ہے:

"حضرت مرزا صاحب نے اپنے بیٹے (فضل احمد مرحوم) کا جنازہ محض اس لئے نہیں پڑھا کہ وہ غیر احمدی تھا۔" (اخبار الفضل قادیان ۱۵ دسمبر ۱۹۲۱ء، بحوالہ قادیانی مذہب ص ۹۹۱)

دوسری بیوی سے مرزا کی اولاد:

نام	پیدائش	وفات
(۱) عصمت	۱۸۸۶ء	۱۸۹۱ء
(۲) بشیر احمد اول	۱۸۸۷ء	۱۸۸۸ء
(۳) مرزا بشیر الدین محمود	۱۸۸۹ء	۱۹۶۵ء
(۴) شوکت	۱۸۹۱ء	۱۸۹۳ء
(۵) مرزا بشیر احمد ایم اے	۱۸۹۳ء	۱۹۶۳ء
(۶) مرزا شریف احمد	۱۸۹۵ء	۱۹۶۱ء
(۷) مبارکہ بیگم	۱۸۹۷ء	۱۹۷۷ء
(۸) مبارک احمد	۱۸۹۹ء	۱۹۰۷ء
(۹) امۃ النصیر	۱۹۰۳ء	۱۹۰۷ء
(۱۰) امۃ الحفیظ بیگم	۱۹۰۴ء	

مرزا قادیانی کا کیریکٹر:

ایک جانب تو مرزا قادیانی (جس کو کمال متابعت نبوی کا دعویٰ ہے) لکھتا ہے:

"ہمارے سید و مولیٰ افضل الانبیاء، خیر الاصفیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تقویٰ دیکھئے کہ وہ ان عورتوں کے ہاتھ سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے جو پاکدامن اور نیک بخت ہوتی تھیں اور بیعت کرنے کے لئے آتی تھیں بلکہ دور بیٹھا کر صرف زبانی تلقین توبہ کرتے تھے۔" (نور القرآن خزائن ص ۴۴۹ ج ۹)

مرزا لکھتا ہے:

"یہ اسلام کی اعلیٰ تعلیم کا ایک نمونہ ہے کہ ہرگز قصداً کسی عورت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھو کہ یہ بدنظری کا پیش خیمہ ہے۔" (نور القرآن خزائن ص ۴۴۷ ج ۹)

دوسری طرف اس سنت مطہرہ اور اعلیٰ تعلیم کے برخلاف مرزا قادیانی کے کیریکٹر کے دو شرمناک نمونے دیکھئے

۱: نامحرم دوشیزہ سے پیر دبوانا:

عائشہ کے شوہر غلام محمد کا بیان ہے:

"میری بیوی ... پندرہ برس کی عمر میں دارالامان میں حضرت مسیح موعود کے پاس آئیں ... حضور کو مرحومہ کی خدمت حضور کے پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی۔"

(اخبار الفضل قادیان ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء، ص ۶ ج ۱۵، بحوالہ مرزا قادیانی بقلم خود ص ۳۵)

محمد حسین قادیانی کا سوال:

"حضرت اقدس غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں دبواتے ہیں۔"

جواب از فضل دین قادیانی

’’وہ نبی معصوم ہیں، ان سے مس کرنا وراختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت وبرکات ہے۔‘‘ (اخبار الحکم جلد ۱۱، ۱۳، ۱۲ مورخہ ۱۷/ اپریل ۱۹۰۷ء، بحوالہ مرزا قادیانی بقلم خود ص ۳۴)

نامحرم عورت سے پنکھا وغیرہ کی خدمت لینا:

مرزا بشیر احمد ایم اے کا بیان ہے:

’’ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس کی خدمت میں رہی ہوں، گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی، بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی، مجھ کو اس اثنا میں کسی قسم کی تھکان وتکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی، بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا، دو دفعہ ایسا موقع پیش آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا...... حضرت نے فرمایا: زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔‘‘ (سیرۃ المہدی ص ۲۷۲، ۲۷۳ ج ۳)

مخالفین کو مغلظات:

مرزا قادیانی نے دشنام دہی سے اظہار برأت کرتے ہوئے لکھا ہے:

’’میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے۔‘‘ (ازالہ اوہام خزائن ص ۱۰۹ ج ۳)

بلکہ دوسری جگہ یہ ڈینگ ماری ہے کہ میں نے جواباً بھی کسی مخالف کو گالی نہیں دی۔

ترجمہ: ’’مخالفین نے مجھے ہر طرح کی گالیاں دی مگر میں نے ان کی گالیوں کا جواب نہیں دیا۔‘‘ (مواہب الرحمن خزائن ص ۲۳۶/ ج ۱۹)

بہر حال ایک طرف تو اپنی شرافت کے یہ بلند وبانگ دعوے ہیں دوسری جانب اس کی دشنام طرازی کے بدترین نمونے دیکھیے۔

(۱) پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے متعلق لکھتا ہے:

ترجمہ: ’’(از مرزا) مجھے ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے وہ خبیث کتاب بچھو کی طرح نیش زن ہے۔ پس میں نے کہا، اے گولڑی زمین تجھ پر لعنت ہو تو ملعون کے سبب ملعون ہوگئی۔‘‘

(اعجاز احمدی در خزائن ص ۱۸۸/ ج ۱۹)

(۲) سید الطائفہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتا ہے:

ترجمہ: ’’(از مرزا) ان میں سے آخری اندھا شیطان گمراہ دیو ہے جس کو رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں، وہ بھی محمد حسن امروہی کی طرح بدبخت ہے۔

(انجام آتھم خزائن ص ۲۵۲ ج ۱۱)

(۳) اور جناب مولانا سعد اللہ لدھیانویؒ کے متعلق لکھتا ہے:

ترجمہ: ’’اور ان میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے سفیہوں کا نطفہ‘‘

ترجمہ: ’’بدگو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھلانے والا ہے، منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے۔‘‘

(تتمہ حقیقۃ الوحی خزائن ص ۴۴۵، ۴۴۶ ج ۲۲)

ترجمہ: ’’تو نے اپنی خباثت سے مجھے بہت دکھ دیا ہے، پس میں سچا نہیں ہوں گا اگر ذلت کے ساتھ تیری موت نہ ہو۔‘‘ (اے نسل بدکاراں)

نوٹ: یہاں مرزا نے ابن بغاء کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے، لیکن انجام آتھم خزائن ص ۲۸۱/ ج ۱۱، میں مرزا نے اس کا ترجمہ: ’’اے نسل بدکاراں‘‘ کیا ہے۔

............☆............

مقام ادب

☆ مغل بادشاہ اورنگزیب عالمگیر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بے وضو نہیں لیا کرتے تھے۔ ایک بار یوں ہوا کہ امراء کی موجودگی میں بادشاہ نے اپنے خادم محمد حسین کو حسین کہہ کر پکارا۔ خادم سامان وضو لے کر حاضر خدمت ہوگیا۔ امراء حیران ہوئے کہ خادم کو آقا کے حکم کا پیشگی علم کیسے ہوگیا؟ خادم نے بتایا کہ آج خلاف معمول بادشاہ سلامت نے صرف حسین کہہ کر پکارا تھا جبکہ معمول کے تحت پورا نام لیا کرتے تھے۔

☆ علامہ اقبال کی مجلس میں ایک معزز شخص حاضر ہوا دوران گفتگو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آیا تو وہ شخص محمد صاحب کہہ گیا۔ علامہ بولے اس شخص کو مجلس سے اٹھا دو جسے سرکار دو عالم کا پاس ادب نہیں وہ ہم فقیروں کو کیا بھائے گا۔

☆...... مرزا غالب فرماتے ہیں:

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
آں ذات پاک مرتبہ دان محمدؐ است

☆ یعنی اے غالب! ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء خدا پر ہی چھوڑتے ہیں کہ وہی ان کا مرتبہ جانتا ہے۔

☆...... قیصر روم ہرقل بول اٹھا کاش میں نبی مکرمؐ کے پاؤں دھوتا۔

☆ مولانا جلال الدین رومی (المتوفی ۱۲۷۳ء) فرما گئے۔

’’بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر‘‘

☆ اور دیکھئے خالق کائنات کا ارشاد ’’لولاک لما خلقت الافلاک‘‘ یعنی آپؐ نہ ہوتے تو میں افلاک پیدا نہ کرتا۔

☆☆☆☆

تحریر: مولانا سید احمد قادری

عورتوں کا ایمانی عہد

عورت کے ہونے سے جہاں کائنات کی تمام رنگینیاں ہیں وہاں اس کی فطری کجی کی بنا پر دینی اخلاقی' معاشی اور معاشرتی برائیاں بھی ہیں۔ کسی بھی کنبے' قبیلے' ملک' قوم کی نسل نو کے سدھار کیلئے عورت کی دینی اخلاقی سطح کا بلند ہونا ضروری ہے چونکہ بہت سے جرائم اور گناہ صغائر و کبائر کے ارتکاب کا انحصار عورت کی رضامندی پر ہے اس لئے اسلام نے گناہوں کے ارتکاب کے اسباب کو روکنے کی طرف انتہائی توجہ دینے کی ضرورت پر زور دیا ہے' فتح مکہ کے معاً بعد جو رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے امر الٰہی کی تعمیل کے لئے جو عورتوں سے بیعت کی اور جن چیزوں سے منع فرمایا آپ اس مضمون میں پڑھ سکیں گے جو ہم افادہ عام کیلئے شائع کر رہے ہیں۔ (مدیر)

"اے نبی جب تیرے پاس مسلمان عورتیں آئیں بیعت کرنے کو اس بات پر کہ شریک نہ ٹھہرائیں اللہ کا کسی کو اور چوری نہ کریں اور بدکاری نہ کریں اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں اور طوفان نہ لائیں باندھ کر اپنے ہاتھوں اور پاؤں میں اور تیری نافرمانی نہ کریں کسی بھلے کام میں تو ان کو بیعت کر لے اور معافی مانگ ان کے واسطے اللہ سے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

یہ آیت کریمہ فتح مکہ کے دن نازل ہوئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مردوں کی بیعت سے فارغ ہوئے تو عورتوں کی بیعت لینا شروع کی۔ آپ عورتوں سے بیعت صرف الفاظ میں لیتے تھے دست مبارک عورتوں کے ہاتھ سے کبھی مس نہیں ہوا' عورتوں میں چونکہ برے اخلاق مردوں کی بہ نسبت زیادہ پائے جاتے ہیں' اس لئے ان کی بیعت میں خصوصیت کے ساتھ چند شرطیں بڑھائی گئی ہیں۔ آپؐ نے امر الٰہی کی تعمیل میں عورتوں کو بیعت کے وقت ان چیزوں سے منع فرمایا:

(۱)...... کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کریں' چاہے یہ شرک وجوب وجود میں ہو یا استحقاق عبادت میں' اگر کسی کے اعمال دکھاوے کے شائبہ سے پاک نہ ہوں اور وہ غیر اللہ سے اپنے اعمال خیر کے اجر کی طلب میں مبتلا ہو مثلاً وہ اپنے نیک عمل پر دوسروں سے مدح و ثنا کا طلبگار ہو تو ایسا شخص دائرہ شرک سے باہر نہ ہوگا اور نہ ایسا شخص مخلص و موحد ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"شرک میری امت میں اس چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے جو اندھیری رات میں سیاہ پتھر پر چلتی ہے۔"

حضورؐ نے یہ بھی فرمایا ہے۔

"شرک اصغر سے بچو۔"

صحابہ کرامؓ نے پوچھا:

شرک اصغر کیا ہے؟

حضورؐ نے ارشاد فرمایا:

"دو ریا ہے۔"

توحید تو یہ ہے کہ شائبہ شرک سے بھی بیزاری ہو' بیماریوں کو دفع کرنے میں بتوں اور شیطانوں سے مدد طلب کرنا جیسا کہ اس وقت اسلام کے پردے میں رائج ہو گیا ہے عین شرک و گمراہی ہے اور تراشیدہ و ناتراشیدہ پتھروں سے اپنے حوائج و ضروریات مانگنا' اللہ سے انکار اور کفر ہے۔ اکثر عورتیں انتہائی جہل و نادانی کی وجہ سے اس طرح کے حرام اعمال میں مبتلا اور مراسم شرک و اہل شرک کے ادا کرنے میں گرفتار ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ یہ بات اس وقت دیکھی جاتی ہے جبکہ چیچک کی بیماری پیدا ہوتی ہے اس وقت کم ایسی عورتیں ہوں گی جو اس شرک سے محفوظ رہتی ہوں گی اور اس مرض کو دور کرنے کے لئے شرک کی رسموں میں سے کوئی رسم نہ ادا کرتی ہوں گے۔

الا ماشاء اللہ کفار و مشرکین جن ایام کی تعظیم کرتے ہیں ان ایام کی تعظیم کرنا اور وہ جو مراسم ادا کرتے ہیں انہیں ادا کرنا شرک و کفر تک پہنچا دیتا ہے جیسا کہ دیوالی کے دنوں میں جاہل مسلمان خصوصاً ان کی عورتیں اہل کفر کی رسمیں ادا کرتی ہیں اور اس دن کو عید کے دن کی طرح مناتی ہیں' جس طرح اہل کفر اس دن اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو تحفے اور ہدیے بھیجتے ہیں' اسی طرح وہ بھی بھیجتی ہیں' ان دنوں میں اپنے برتنوں کو کفار کی طرح رنگتی ہیں اور اس میں سرخ چاول بھر کر بھیجتی ہیں یعنی ان دنوں کو وہ بھی ایسا ہی سمجھتی ہیں جیسا کفار سمجھتے ہیں' یہ سب شرک و کفر ہے۔ اسی طرح اسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"ان میں اکثروں کا حال یہ ہے کہ
اللہ پر یقین لاتے ہیں تو اس حال میں کہ
اس کے ساتھ شریک بھی ٹھہراتے جاتے
ہیں۔"

ایک عمل حرام یہ بھی رائج ہے کہ جانوروں کو مشائخ کے نام پر نذر کرتے اور ان کی قبروں پر جا کر ان جانوروں کو ذبح کرتے ہیں فقہ کی کتابوں میں اس عمل کو بھی شرک میں داخل کیا ہے اور پوری تاکید سے کیا ہے۔ فقہانے اس ذبح کو ''ذبائح جن'' کی جنس سے سمجھا ہے (ذبائح جن وہ جانور ہیں جنہیں مشرکین جنوں کے نام پر ذبح کرتے تھے) اس لئے اس عمل سے بھی اجتناب کرنا چاہئے کہ اس میں شرک کا شائبہ ہے۔ نذر کے طریقے بہت ہیں کیا ضروری ہے کہ کسی جانور کو ذبح کرنے کی نذر مانیں' اس کو ذبائح جن کے ساتھ ملحق کریں۔ اور اپنے آپ کو عبدہ جن (جنوں کے پجاریوں) کے ساتھ مشابہ کریں' یہی حال عورتوں کے ان روزوں کا بھی ہے جو وہ پیروں اور بی بیوں کے نام پر رکھتی ہیں۔ اکثر ان ناموں کو انہوں نے خود تراشا ہے اور انہیں ناموں پر اپنے روزوں کی نیت کرتی ہیں اور افطار کے وقت ہر روزہ کے لئے خاص وضع متعین کرتی ہیں اور ان کے لئے مخصوص ایام کا تعین بھی کرتی ہیں۔ اپنے مطالب و مقاصد کو ان روزوں کے ساتھ جوڑتی ہیں اور ان کے توسل سے مقصد برآری چاہتی ہیں۔ یہ عبادت میں شرک ہے اور اس طرح وہ غیر اللہ کی عبادت کے توسل سے اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتی ہیں اس فعل کی قباحت پر اچھی طرح سوچنا چاہئے۔ حدیث قدسی میں آیا ہے:

''روزہ میرے لئے مخصوص ہے اور عبادت صوم میں میرے سوا کوئی شریک نہیں۔''

ہر چند کہ کسی عبادت میں بھی غیر اللہ کی شرکت جائز نہیں' لیکن روزہ کی تخصیص محض اس اہتمام کے لئے ہے کہ اس عبادت میں نفی غیر کی نیت بہ تاکید کرنی چاہئے' بعض عورتیں اپنے ایجاد کردہ روزوں کے حیلے میں یہ کہتی ہیں کہ

''ہم روزہ اللہ ہی کے لئے رکھتی ہیں صرف اس کا ثواب پیروں کی روحوں کو بخشتی ہیں۔''

اگر وہ اپنے اس معاملہ میں سچی ہیں تو پھر روزوں کے لئے مخصوص ایام کی تعین کا کیا کام ہے' اور پھر افطار میں مخصوص کھانوں اور مخصوص وضع و ہیئت کا التزام کیوں ہے بسا اوقات دیکھا جاتا ہے کہ افطار کے وقت محرمات کا ارتکاب پر منحصر و موقوف سمجھتی ہیں' حقیقت میں یہ عین گمراہی اور شیطان کا فریب ہے

(۲) وہ چوری نہ کریں' اس گناہ کبیرہ میں چونکہ اکثر عورتیں مبتلا ہوتی ہیں' اس لئے مخصوص طور پر ان کو اس سے روکا گیا ہے' کم ایسی عورتیں ہوں گی جو اس برائی سے بالکل بچی ہوتی ہوں' جو عورتیں اپنے شوہروں کے اموال میں ان کی اجازت کے بغیر تصرف کرتی ہیں اور بے تحاشا خرچ کر کے ان کو ضائع کرتی ہیں وہ چوروں کے گروہ میں داخل ہیں اور یہ گناہ ان کے اندر ثابت و متحقق ہے۔ یہ بات عام طور پر عورتوں میں پائی جاتی ہے اور اس خیانت میں تقریباً تمام عورتیں مبتلا ہیں' کاش وہ اس بات کو برائی سمجھیں' اگر چہ حال یہ ہے کہ وہ اپنے اس تصرف بیجا کو حلال سمجھتی ہیں اور یہ نہایت خطرناک بات ہے' کیونکہ کسی ثابت شدہ برائی کو حلال سمجھنا کفر تک پہنچا دیتا ہے' یہی وجہ ہے کہ حکیم مطلق جل شانہ نے شرک کے بعد عورتوں کو چوری سے منع فرمایا' اپنے شوہروں کے اموال میں بیجا تصرف کرتے کرتے ان میں خیانت اور چوری جڑ پکڑ جاتی ہے اور پھر دوسروں کے اموال کو بلا اجازت حاصل کر لینے کی برائی ان کے ذہن سے نکل جاتی ہے اور چوری ان کی عادت میں داخل ہو جاتی ہے' ان تمام باتوں کے مشاہدے کے بعد یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ عورتوں کے لئے شرک کے بعد چوری کو کیوں اتنی اہمیت دی گئی۔ اموال میں سرقہ وخیانت کے سلسلہ میں یہاں ایک قسم کی چوری کا ذکر بھی مناسب ہے' ایک دن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ:

''بدترین قسم کا چور کون ہے؟

صحابہؓ نے عرض کیا کہ:

ہم نہیں جانتے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''بدترین قسم کا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے اور ارکان نماز کو تمام و کمال ادا نہیں کرتا۔''

اس لئے اس قسم کی چوری سے بھی بچنا ضروری ہے تاکہ انسان بدترین قسم کے چوروں میں داخل نہ ہو' حضور قلب کے ساتھ نماز کی نیت کرنی چاہئے کیونکہ نیت کے بغیر عمل صحیح نہیں ہوتا' پھر قرأت درست طریقے پر کرنی چاہئے' رکوع و سجود اطمینان سے ساتھ کرنا چاہئے۔ اسی طرح اور جلسہ بھی اطمینان سے بجالانا چاہئے۔ یعنی رکوع سے اٹھنے کے بعد سیدھا کھڑا ہونا چاہئے اور ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار کھڑا رہنا چاہئے تب سجدہ میں جانا چاہئے۔ اسی طرح دو سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا چاہئے' جو شخص ایسا نہیں کرتا وہ اپنے کو چوروں کے گروہ میں داخل کرتا ہے۔

(۳) وہ زنا نہ کریں' عورتوں کی بیعت میں خصوصیت کے ساتھ اس کبیرہ سے ممانعت کی وجہ بھی یہی ہے کہ اکثر اوقات زنا عورتوں کی رضا پر موقوف ہوتا ہے' نیز یہ کہ اکثر اوقات اس عمل بد کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عورتیں اپنے آپ کو مردوں کے سامنے پیش کرتی ہیں شاید یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں زانیہ عورت کو زانی مرد پر اس آیت میں مقدم رکھا گیا ہے۔

"زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔"

یہ گناہ دنیا وآخرت میں انسان کو برباد کرنے والا اور تمام ادیان میں قبیح ومنکر ہے۔ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا

"اے لوگو! زنا سے بچو کہ اس میں چھ برائیاں ہیں' تین دنیا میں اور تین آخرت میں' دنیا کی تین برائیں یہ ہیں

(۱) زانی کے دل سے نورانیت اور اس کے چہرے سے رونق غائب ہوجاتی ہے۔

(۲) اس سے فقر وافلاس آتا ہے۔

(۳) عمر میں کمی ہوتی ہے۔

آخرت کی تین برائیاں یہ ہیں

(۱) اللہ کا غضب'

(۲) حساب کی سختی'

(۳) دوزخ کا عذاب۔"

حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ آنکھوں کا زنا محرمات کو بری نیت سے دیکھنا' ہاتھوں کا زنا محرمات کو بری نیت سے پکڑنا اور قدموں کا زنا محرمات کی طرف بری نیت سے جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

"کہو اے محمد! مسلمانوں سے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور کہو مسلمان عورتوں سے نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔"

جاننا چاہئے کہ اول آنکھوں کا تابع ہے' جب تک محرمات سے آنکھوں کو نہ بچایا جائے دل کی حفاظت مشکل ہے اور جب دل گرفتار ہوجائے تو شرمگاہ کی حفاظت بہت مشکل ہے۔ لہٰذا آنکھوں کو بدنظری سے بچانا ضروری ہوا تاکہ شرمگاہ کی حفاظت ہوسکے اور انسان دنیا وآخرت کے گھاٹے سے محفوظ رہے۔

قرآن میں اس کی بھی ممانعت آئی ہے کہ عورتیں اجنبی مردوں سے نرم و نازک گفتگو کریں' کیونکہ اس سے بدکار مردوں کے دل میں وسوسہ زنا پیدا ہوتا ہے۔ اگر عورتوں کو اجنبی مردوں سے بضرور گفتگو کرنی پڑے تو اس انداز سے بولنا چاہئے کہ ان کے دل میں اس قسم کا کوئی وسوسہ نہ پیدا ہوسکے۔ قرآن میں اس سے بھی روکا گیا ہے کہ عورتیں اپنی زینت کا اظہار غیر مردوں کے سامنے کریں اور ان کے دل میں خواہش پیدا کریں' اسی طرح عورتوں کو پازیب وخلخال پہن کر زمین پر اس طرح پاؤں مارنے سے بھی روکا گیا ہے کہ اس کی آواز پیدا ہو کیونکہ اس سے بھی ان کی طرف میلان پیدا ہوتا ہے' خلاصہ یہ کہ ہر وہ بات جو فسق اور گناہ کی طرف لیجانے والی ہو قبیح اور ممنوع ہے' حرام چیزوں کے ابتدائی مراحل و مقدمات ومبادی سے بھی پرہیز کیا جائے تاکہ نفس کو محرمات سے سلامتی میسر ہو' یہ بات بھی پوشیدہ نہ رہنی چاہئے کہ ایک عورت کے لئے دوسری اجنبی عورت بھی اجنبی مرد ہی کے حکم میں ہے' ان باتوں میں جو اجنبی مرد سے ناجائز ہیں' مثلاً جس طرح عورت کے لئے اجنبی مرد کو شہوت سے دیکھنا یا چھونا ناجائز ہے اسی طرح دوسری عورت کو بھی شہوت سے دیکھنا اور چھونا ناجائز ہے۔ اس بات کی بڑی نگہداشت کرنی چاہئے کیونکہ عورت کا مرد تک پہنچنا اختلاف صنف کی وجہ سے مشکل ہے۔ بہت سی رکاوٹیں درمیان میں ہوتی ہیں لیکن عورت کا عورت تک پہنچنا اتحاد صنف کی وجہ سے نہایت آسان ہے اس لئے یہاں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے اور اس فعل قبیح سے بچانے کے لئے بڑی تاکید وتبلیغ کرنی چاہئے۔

(۴)...... اولاد کو قتل نہ کریں' فقر واحتیاج سے ڈر کر بچوں کو مار ڈالنا نہ صرف یہ کہ قتل ناحق ہے بلکہ قطع رحم کے گناہ کا بھی متضمن ہے' اس لئے اس ایک کبیرہ میں دو کبائر کا ارتکاب ہے۔

(۵)...... وہ افترا اور بہتان نہ باندھیں' یہ وصف عورتوں میں بہت پایا جاتا ہے' اس لئے خصوصیت سے منع کیا گیا۔ یہ صفت بہت بری صفتوں میں سے ایک ہے' یہ جھوٹ ہے اور جھوٹ تمام ادیان میں حرام اور قبیح ہے۔ اس میں ایذائے مومن بھی ہے اور مسلمان کو اذیت پہنچانا حرام ہے' نیز اس میں فساد پھیلانا بھی ہے جو نص قرآنی کی رو سے ممنوع وقبیح ہے۔

(۶)...... آخر میں چھٹے نمبر پر ایک جامع شرط یہ لگائی گئی کہ وہ معروف وخیر میں پیغمبر کی نافرمانی نہ کریں' یہ شرط تمام اوامر شرعی کے امتثال اور تمام نواہی شرعیہ سے اجتناب پر مشتمل ہے۔

نماز پنجگانہ بھی [illegible] اور وقت پر پوری خوش دلی وجمعی کے ساتھ ادا کرنی چاہئے۔ مال کی زکوٰۃ مصارف زکوٰۃ میں بہ رغبت تمام صرف کرنی چاہئے۔ رمضان کا روزہ جو سال بھر کے چھوٹے گناہوں کا کفارہ ہے پوری احتیاط سے رکھنا چاہئے۔ حج بیت اللہ جس کی شان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

"حج گزشتہ گناہوں کو ختم کردیتا ہے

ادا کرنا چاہئے۔"

اسی طرح ورع وتقویٰ سے بھی چارہ نہیں ہے کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

"تمہارے دین کو قائم رکھنے والا تقویٰ ہے۔"

تقویٰ منہیات شرعیہ (ممنوعات شرعیہ) کو

ترک کرنے کا نام ہے۔ نشہ آور چیزوں کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے اور ہر نشہ آور چیز کو شراب کی طرح سمجھنا چاہئے غنا (گانے) سے بھی پرہیز کرنا چاہئے' کیونکہ غنا لہو ولعب میں داخل ہے اور لہو ولعب حرام ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

"غنا زنا کا منتر ہے۔"

سخن چینی اور غیبت سے بھی پرہیز لازم ہے مسلمانوں کے ساتھ مسخرہ پن کرنا اور ان کو اذیت پہنچانا بھی حرام ہے۔ اس سے اجتناب ضروری ہے۔ بدفالی کا اعتبار نہ کرنا چاہئے اور نہ یہ خیال کرنا چاہئے کہ ایک کا مرض دوسرے کو لگ جاتا ہے۔ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے منع فرمایا ہے۔ بدفالی کوئی شے نہیں ہے ورنہ ایک کا مرض دوسرے کو لگتا ہے' کاہنوں اور نجومیوں کا اعتبار نہ کرنا چاہئے نہ ان سے غیب کی باتیں پوچھنی چاہئیں' اور نہ یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں' کیونکہ شریعت میں بڑی تاکید کے ساتھ اس سے روکا گیا ہے' نہ خود جادو کرنا چاہئے نہ کسی ساحر سے جادو کرانا چاہئے' اس لئے کہ یہ قطعی حرام ہے اور کفر تک پہنچا دینے والی چیز ہے' کوئی گناہ کفر سے اتنا قریب نہیں ہے جتنا جادو اور سحر۔ حدیث میں آیا ہے:

"جب تک ایمان دل سے نکل نہ جائے سحر کا فعل وجود میں نہیں آتا۔"

گویا سحر اور ایمان ایک دوسرے کی ضد ہیں' خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے اور جسے علماء نے کتب شرعیہ میں بیان فرمایا ہے' دل و جان سے اس کو بجالانے میں سعی کرنی چاہئے اور اس کی مخالفت کو زہر قاتل سمجھنا چاہئے۔

جب بیعت کرنے والی عورتوں نے ان تمام شرائط کو قبول کرلیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیعت قبول کرلی اور امر الٰہی کے مطابق ان کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی۔ امر الٰہی سے جو استغفار آپ نے کسی جماعت کے لئے کیا اس کے متعلق پوری امید ہے کہ قبول ہوا اور وہ جماعت مغفور ہوئی' ہندہ ابوسفیان کی بیوی بھی اس بیعت میں داخل تھیں بلکہ اس وقت ان عورتوں کی سرگروہ وہی تھیں اور سب کی نمائندگی کر رہی تھیں۔ اس بیعت و استغفار سے ان کے حق میں بھی بڑی امید ہے' ان عورتوں کے بعد اب بھی جو عورتیں ان شرائط کو قبول کریں اور ان کے مقتضا کے مطابق عمل کریں وہ حکماً اس بیعت میں داخل ہوں گی اور اس استغفار کی برکتوں کی امیدوار۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ کیوں تم پر عذاب کرے اگر تم اس کا شکر ادا کرو' اور ایمان درست کرو۔"

اللہ کا شکر بجالانے کا مطلب یہ ہے کہ انسان احکام شرعیہ کو قبول کرے اور ان کے مقتضا پر عمل کرے۔ طریق نجات اور رستگاری کی راہ صاحب شریعت علیہ السلام کی پیروی ہے' اعتقاد میں بھی اور عمل میں بھی' استاد اور پیر اس لئے ہیں کہ شریعت کی طرف رہنمائی کریں اور ان کی برکت سے شریعت پر اعتقاد اور عمل میں سہولت ہو نہ یہ کہ مرید جو سمجھیں وہ کریں جو چاہیں وہ کھائیں پیر ان کی ڈھال بن جائیں گے اور عذاب سے بچالیں گے' یہ تمنائے محض ہے قیامت میں بے اجازت کوئی سفارش نہ کرے گا اور جب تک عمل پسندیدہ نہ ہو کوئی سفارش کرے گا بھی نہیں اور عمل اسی وقت پسندیدہ ہوگا جب شریعت کے مقتضا کے مطابق کیا جائے اور اگر بشریت کی بنا پر کوئی لغزش ہو گئی ہو تو شفاعت سے اس کا تدارک ممکن ہوگا۔

☆☆ ☆☆

مصلوب کون؟

ڈاکٹر شبیر احمد

یہ میرا گھر ہے اور اس کے پیچھے
نصاریٰ ہمسائے ہیں جو میرے
بڑا سا گرجا بنا رہے ہیں
اور اس پہ اونچی صلیب مجھ کو
بلندیوں سے چڑا رہی ہے
صلیب میں نقرئی چمک ہے
ادھر میرے ہم وطن ازل سے
شکستہ مسجد بنا رہے ہیں
کبھی اپیلیں کبھی ہے چندہ
مگر ہے مسجد ابھی شکستہ!
صلیب جو نقرئی ادھر ہے
گراں بھی ہے اور فراز بھی ہے
وہ جو ابراہیم کا تھا وارث
یہ اہل تثلیث لے گئے ہیں
خدا بھی حق اور قرآن بھی حق
مسیح مصلوب کب ہوئے تھے؟
مگر مرے گھر کے پیچھے دیکھو
صلیب چاندی کی بن گئی ہے
اور اس پہ مصلوب روح میری
سحر سے شب تک سسک رہی ہے

☆☆☆☆

☆ ...... دوستی کو مضبوط بنانا ہو تو دوستوں سے ملتے رہنے بہت مضبوط بنانا ہو تو کبھی کبھار ملتے رہنے' سو بار رنجش ہو جائے تو سو بار تعلقات سنوار لیجئے کیونکہ موتیوں کی مالا جتنی بار ٹوٹے گی' موتی اتنی ہی بار چننے پڑتے ہیں

مرزا انور بیگ' بوریوالہ' پاکستان

تحریر: محمد شمیم اختر

انٹرنیٹ پر قادیانیت کو شکستِ فاش کا سامنا

الحمدللہ! ہر مقام کی طرح اب انٹرنیٹ پر بھی قادیانیوں کو شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا ہے انٹرنیٹ پر (Paltalk) کے نام سے ایک پروگرام ہے جو کہ دنیا کا سب سے بڑا اور موثر پروگرام ہے اس پروگرام پر بیک وقت ''تقریر'' اور ''تحریر'' کے ذریعے گفتگو کی جاسکتی ہے۔ یہ پروگرام ایک امریکی کمپنی کے زیر کنٹرول ہے۔

قادیانیوں نے ایک انتہائی پرفریب سازش کے ذریعے اس پروگرام کو اپنی تبلیغ اور مسلمان نوجوانوں کو مرتد بنانے کے لئے استعمال کرنا شروع کردیا۔ اپریل ۲۰۰۱ء کے آخر میں انہوں نے باقاعدہ تنظیم کے ذریعے اپنے ۱۵'۱۵ سالہ تجربہ کار مربی اس کام پر مامور کئے جنہوں نے کم و بیش ۷ گھنٹے روزانہ اپنی تبلیغ شروع کی۔ قادیانی یہ سوچ کر اس پروگرام پر آئے تھے کہ آج کل ان کے خیال میں انٹرنیٹ استعمال کرنے والے مسلمان نوجوان مذہب کے بارے میں زیادہ علم نہیں رکھتے اس لئے وہ ان کے لئے ایک تر نوالہ ثابت ہوں گے اور اسلام کو چھوڑ کر مرتد بن جائیں گے۔ قادیانیوں نے اپنی تبلیغ کے لئے جو چیچ بنایا اس کا نام احمدیہ مسلم جماعت رکھا۔

ہمیشہ کی طرح قادیانیوں کا یہ سہانا خواب بھی محض ۳ دن میں چکنا چور ہوگیا۔ قادیانیوں کے پروگرام کے کھلتے ہی مسلم نوجوانوں میں جذبہ جہاد بھڑک اٹھا اور ۳ دن کے اندر مسلم نوجوانوں نے ایک باقاعدہ کمیٹی تشکیل دی' جس میں دنیا بھر سے ۱۵ مستقل رکن چنے گئے اور اس کمیٹی کے لئے دو بڑے مقاصد رکھے گئے جو کہ یہ ہیں:

۱:...... انٹرنیٹ کے اس پروگرام پر مسلمانوں کا ایک چیچ کھولنا اور ایک ایسا ماحول پیدا کرنا کہ یہ پروگرام استعمال کرنے والے تمام پاکستانی نوجوان زیادہ سے زیادہ جہاد میں حصہ لیں۔

۲:...... چونکہ قادیانی غیر مسلم ہیں اور انہوں نے اپنے چیچ کا نام احمدیہ مسلم جماعت رکھا ہے لہٰذا کمپنی انتظامیہ کو اس بات پر قائل کرنے کی کوشش کرنا کہ قادیانیوں پر لفظ ''مسلم'' اور ''احمد'' کے استعمال پر پابندی لگوانا ہے۔

محض ایک ہفتے کے اندر ہم نے اپنا پہلا ہدف مکمل کرلیا اور مسلمانوں کے لئے ایک چینل ''تحفظ ختم نبوت'' کے نام سے کھولا گیا اور ایک دوسرا چیچ "The Defenders" کے نام کھولا گیا' کم و بیش ۲۴ گھنٹے ان دونوں میں سے ایک پروگرام کو کھولا رکھا گیا۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل طریقے سے قادیانیت کا کفر بیان کیا جاتا رہا۔ ہر وقت کچھ مجاہد موجود رہتے اور یہ سیدھے سادھے نوجوان قادیانیوں کے ۱۵'۱۵ سالہ تجربہ کار مربیوں کو ناکوں چنے چبواتے رہے۔ یورپی ممالک میں رہنے والے مسلم نوجوانوں نے توقعات سے بڑھ کر حصہ لیا اور یہ ثابت کیا کہ قادیانیت کے خلاف علم و عمل اور جہاد میں وہ پاکستان میں رہنے والوں سے کم نہیں ہیں۔

علمی مباحثوں کے ذریعے قادیانیوں کو شکست فاش دینے کے ساتھ ساتھ پوری دنیا سے متعدد پاکستانی مذہبی اسکالرز' علماء کرام اور مشائخ عظام وقتاً فوقتاً وہاں موجود ہوتے ہیں جن میں سعودی عرب' آسٹریلیا' امریکہ' انڈیا' جاپان' یورپ وافریقہ میں رہنے والے حضرات شامل ہیں۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ! ہمیں کامیابی ہوئی۔ ہمارا دوسرا مقصد یہ تھا کہ قادیانیوں کو اپنے پروگرام کے نام کے ساتھ لفظ ''مسلم'' اور ''احمد'' کے استعمال سے روکا جائے۔ یہ ایک نہایت مشکل اور پیچیدہ مسئلہ تھا' چونکہ امریکی قانون کے مطابق ہر شخص اپنے مذہب کا کوئی بھی نام رکھ سکتا ہے۔

۳ مہینے کی لگاتار اور انتھک کوشش کے بعد مسلمانوں کو عظیم الشان کامیابی ملی۔ مسلمانوں نے ۱۵ افراد کی ایک مختصر کمیٹی بنائی گئی جو کہ مختلف عدالتی فیصلوں اور عقلی دلائل کی روشنی میں (Paltalk) انتظامیہ پر یہ واضح کرتی رہی کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔

۴/ اگست کی شام انتظامیہ کے مسٹر جیری آرک سے فیصلہ کن ملاقات ہوئی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ قادیانی اپنے پروگرام کے نام کے ساتھ لفظ ''مسلم'' استعمال نہیں کریں گے۔ مسٹر آرک جیری کے تعاون سے انٹرنیٹ پر قادیانی اپنے لئے لفظ مسلم استعمال نہیں کرسکتے ہیں۔ قادیانی جماعت نے بری طرح شکست کھائی ہے اب وہ انٹرنیٹ پر کھولے جانے والے چیچ کی قادیانی جماعت کی طرف سے خود تردید کررہے ہیں۔

تحریر: محمد الیاس بندھانی

عظمت صحابہؓ

جس طرح خاتم الانبیاءؐ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور ختم نبوت پر یقین کامل رکھے اور آپ کی تعلیمات پر صدق دل سے عمل پیرا ہوئے بغیر خدا کی خدائی سمجھ میں نہیں آ سکتی اسی طرح صحابہ کرامؓ کی عظمت و فضیلت کو دل و جان سے تسلیم کئے بغیر مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مصطفائی بھی سمجھ میں نہیں آ سکتی۔

جس نے ایمان کی حالت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا ہو اور ایمان ہی کی حالت میں اس کا انتقال ہوا ہو اسے صحابیؓ کہا جاتا ہے۔

تمام صحابہ کرامؓ میں سب سے افضل ترین صحابی خلیفہ اول بافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جن کی چار نسلیں صحابی ہیں۔

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جنہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بغیر صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

جن صحابی کو اسلام کے پہلے شہید مرد ہونے کا شرف حاصل ہوا وہ حضرت حارث بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام انسانی شکل میں احکام خداوندی پہنچانے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتے تھے تو اکثر ایک صحابی کی شکل میں تشریف لاتے تھے ان خوش نصیب صحابی کا نام حضرت دحیہ کلبیؓ ہے۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم شکل تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو "امام الامت" حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "سیدالشہداءؓ" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو "سلطان الحدیث" حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو "شیخ الاسلام" اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو "سیف اللہ" کا لقب عطا فرمایا گیا۔

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو اسلام کی پہلی شہید خاتون ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ جنتی ہونے کی بشارت دی اور اپنی دو صاحبزادیوں حضرت ام کلثومؓ اور حضرت رقیہؓ کا نکاح عثمان غنیؓ سے کیا اور ایک موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو
ایک کے بعد ایک سب عثمانؓ کے نکاح میں
دیتا چلا جاتا۔"

دس خوش نصیب صحابہ کرامؓ کو خاتم الانبیاءؐ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ہی میں جنت کی بشارت دی ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

(۱) خلیفہ اول امام الامت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

(۲) خلیفہ دوم مشیر رسول داماد علی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

(۳) خلیفہ سوم داماد رسول امام الحفاظ سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ

(۴) خلیفہ چہارم شیر خدا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

(۶) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

(۷) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

(۸) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

(۹) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

(۱۰) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جن کے زمانے میں اسلام کی پہلی بحری فوج کی بنیاد پڑی۔

خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق اعظمؓ کے دور خلافت میں سب سے پہلے پولیس کا محکمہ قائم ہوا۔ سن ہجری کا آغاز ہوا "بیت المال" قائم کیا گیا اور ایران فتح ہوا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں
تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے
ہدایت پا جاؤ گے۔"

ایک اور موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میرے صحابہؓ کی شان میں گستاخی
نہ کرو انہیں برا نہ کہو کیونکہ اس ذات کی قسم
جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں
سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خیرات
کر دے گا کتنی ہی عبادت کر لے گا ان کی
بزرگی کا پھر بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔"

اخبار ختم نبوت

کنری (رپورٹ: عبدالرشید بھٹی) کنری صوبہ سندھ کے اہم شہروں میں سے ایک انتہائی اہم شہر ہے' ایشیا کی سب سے بڑی مرچ منڈی اس شہر میں موجود ہے اور اس لحاظ سے پورے ایشائی ملکوں کو تعلق اس شہر سے ہوتا ہے' کنری بہت قدیمی شہر ہے اس کی اکثر آبادی مسلمان ہے اور قیام پاکستان کے بعد ہندوستان سے مسلمانوں کی کثیر تعداد مزید یہاں آکر آباد ہوئی اور اس کے ساتھ اس شہر میں ہندو کی بھی ایک تعداد آباد ہے جو تقسیم ہند کے بعد بھی اسی شہر کے باسی رہے اور انہوں نے پاکستان کو اپنا ملک تسلیم کیا اور اس کے ساتھ کنری اور مضافات میں قادیانی بھی آباد تھے اور ان کو یہ جاگیر انگریز سے ملی تھی اور قادیانیوں کو اس جگہ آباد کرنے کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان کو کسی وقت بھی انگریز گورنمنٹ کے مخالف ہوسکتے ہیں لیکن قادیانی تو ان کا خودکاشتہ پودا تھا وہ بھلا انگریز کی مخالفت کیسے کرے؟ اور اس طرح قادیانیوں نے نسیم آباد' ناصر آباد' محمود آباد کے نام سے اپنی اسٹیٹیں قائم کیں جہاں کسی مسلمان کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی اور قادیانیوں نے ریلوے اسٹیشن کے قریب ہی اپنا عبادتی مرکز قائم کیا۔ پاکستان بننے کے بعد ہندوستان سے کثیر تعداد میں مسلمان کنری میں آباد ہوئے' ان میں کچھ گھرانے ایسے تھے جن کا تعلق پاکستان سے قبل اکابرین ختم نبوت سے تھا اور بعد میں بھی وہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے وابستہ ہوئے جن میں مستری برکت علی مغل رحمۃ اللہ علیہ' حاجی رشید احمد آرائیں مرحوم' ماسٹر عبدالواحد اور کچھ صوبہ سرحد کے غیور پٹھان حضرات تھے جنہوں نے قادیانی شرارتوں کا سختی سے نوٹس لیا اور اکابرین ختم نبوت سے رابطہ قائم رکھا' سب سے پہلے حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کنری تشریف لائے پھر اس کے بعد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری ہوئی۔ یوں اکابرین ختم نبوت کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا' یہ حضرات تشریف لائے اور مقامی دوستوں نے خوب تعاون کیا' کنری کو ربوہ ثانی کہا جاتا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مسجد بخاری کے نام سے ایک مرکز قائم کیا اور مبلغین ختم نبوت کا تقرر ہوا۔ مولانا عبدالروف صاحب مرحوم' جمال اللہ الحسینی مرحوم' مولانا ضیاء الدین آزاد' مولانا محمد طفیل ارشد نے کام کیا۔ مجلس کی طرف سے مولانا راشد مدنی اور مولانا محمد نذر عثمانی بھی تشریف لاتے رہے اور اب مولانا محمد علی صدیقی تشریف لاتے ہیں۔ مقامی دوستوں کے تعاون سے قادیانیت کا تعاقب خوب ہوا اور ہو رہا ہے اور اس تعاقب میں ایک ساتھی جناب قیصر سلطان کا تذکرہ نہ کیا جائے تو بے مروتی ہوگی' جس نے نوجوانی سے موت تک مسجد بخاری میں اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو ختم نبوت کے تحفظ میں انمول بنالیا' ختم نبوت کا مرکز بخاری مسجد کے سرف بلند مینار سے قادیانیت کے تعاقب کے لئے اعلان ہوتا تو شہر میں کھلبلی مچ جاتی' انتظامیہ حرکت میں آجاتی' قادیانی بلیوں کی طرح بل میں گھس جاتے اور الحمدللہ! یہ کام اب تک جاری ہے اور جب تک قادیانیت کا فتنہ موجود ہے یہ تعاقب جاری رہے گا۔ ابھی چھ دن پہلے قادیانیوں نے کنری شہر میں قادیانیوں کے ایک سرغنہ اکبر نامی نے شہر میں رہنے والے ہندو اقلیت کو خلیفہ مسموم (مرزا قادیانی) کے نام سے ایک کتابچہ تقسیم کیا' جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کو ہندو کا اوتار اور ابن مریم اور مہدی لکھا اور اس میں جہاد کو حرام لکھا اور اس کے ساتھ قادیان کو دارالامان لکھا ہوا تھا۔ بخاری مسجد کے امام مولانا عبدالستار' مکہ مسجد کے خطیب مولانا عبدالغفور قاسمی صاحب' صدیقیہ مسجد کے امام مولانا محمد اختر صاحب' مدینہ مسجد کے امام مولانا ضیاء الرحمن صاحب' حافظ شوکت صاحب' جامع مسجد کے امام و خطیب مولانا صالح محمد صاحب نے براہ راست اس واقعہ کا نوٹس لے کر جمعہ کے اجتماعات میں سخت احتجاج کیا اور کہا کہ آج قادیانیوں نے یہ کتابچہ ہندو کو تقسیم کیا تو وہ کسی وقت مسلمانوں میں بھی تقسیم کرسکتے ہیں اور اسی سلسلہ میں جامع مسجد بخاری ۲۳/ جولائی کو ایک احتجاجی پروگرام منعقد ہوا اور اس احتجاجی پروگرام سے مولانا راشد مدنی ٹنڈو آدم' مولانا محمد نذر عثمانی حیدرآباد' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے خطاب کیا اور مولانا محمد علی صدیقی احتجاج والے دن بروقت پہنچے اور کنری انتظامیہ کو اس واقعہ کا نوٹس لینے پر زور دیا' مولانا نے ایس ایچ او کنری سے کہا کہ آج آپ ہمیں امن قائم رکھنے کا درس دے رہے ہیں' حالانکہ ہم خود امن کے داعی اور پاکستان کے آئین کے محافظ ہیں اس لئے کہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کے مطابق قادیانی کسی قسم کی اپنی ناپاک

سرگرمی کو مشتہر نہیں کر سکتے اور جب کریں تو اس سے آئین کی پامالی ہوتی ہے اور جس طرح قادیانیوں نے شہر میں کفریہ عقائد پر مشتمل کتابچہ تقسیم کیا تھا آئین کے مطابق ان کی گرفت ہوتی تو آج ہمیں احتجاج کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ تمام مسلمانوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس بروقت نوٹس لینے کو سراہا اور عہد کیا کہ ہم قادیانیت کا مکمل بائیکاٹ کریں گے اور مسئلہ ختم نبوت کی خاطر ہم مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے ہر حکم کے منتظر رہیں گے۔ اس احتجاجی پروگرام کا اعلان سن کر جس قادیانی نے یہ کتابچہ تقسیم کیا تھا وہ مفرور ہوگیا۔ ان تمام کاموں میں شہر کے معززین چوہدری عبداللہ گل محمد حفیظ آرائیں لالہ افتخار خان، محمود میاں اور خصوصاً صحافی حضرات نے بھرپور انداز میں کام کیا۔ مقامی دوستوں اور علماء کرام نے دن رات ایک کر کے قادیانیوں کی ان سازشوں کو ناکام بنایا جو قابل صد تحسین ہے۔

محمد عبداللہ آرائیں کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی غلام علی کے معاون محمد عبداللہ آرائیں کی والدہ محترمہ گزشتہ دنوں انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں اپنی اولاد کی تربیت بہت ہی احسن انداز میں کی اس سے قبل مرحومہ کے شوہر ۱۹۷۳ء میں انتقال کر گئے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی صاحب نے ان کے پاس جا کر تعزیت کی اور مرحوم کے لئے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی۔ قارئین ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے بلندیٔ درجات کی دعا کریں۔

پہلا کلمہ

حافظ قاری فضل اللہ خان، کراچی

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کلمہ کے مطابق جو چلا جنتی وہ ہے انشاء اللہ
باطل کا یہ توڑ ہے توحید کا نچوڑ ہے
اقرار کرو تکرار کرو بزرگی ملے گی انشاء اللہ
افضل ذکر یہی تو ہے اصل فکر یہی تو ہے
پابند ارکان رہو بن جاؤ گے ولی اللہ
شان مسلمان ہے خدمت خلق ایمان ہے
نماز روزہ حج زکوٰۃ ایمانداری سبحان اللہ!
کلمہ کی یہ برکت ہے جہاں بھی جاؤ عزت ہے
میرے رب کی قدرت ہے لب پہ میرے اللہ اللہ
حاجت روا ہے مشکل کشا دستگیر ہے ایک خدا
نہیں کوئی رب کے سوا لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ آپ ہیں نبیوں کے سردار
ختم نبوت کا اقرار دل سے رسول اللہ
عرش کا خزانہ ہے پڑھنا اور پڑھانا ہے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کلمہ کی برکت سے قبر روشن ہوجائے گی
نور کا یہ دریا ہے دیکھ لینا فضل اللہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دارالمبلغین زیر اہتمام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی

خان محمد

نفیس الحسینی

سالانہ ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس

۵ شعبان تا ۲۸ شعبان ۱۴۲۲ھ

بمطابق

23 اکتوبر تا 14 نومبر 2001ء

○ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لیے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ○ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ○ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامی کتب و نقد انعام دیا جائے گا ○ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو یومِ مقررہ کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان

061 514122 , 04524 212611

ختم نبوت کانفرنس

دو روزہ
عظیم الشان
۲۰/ویں سالانہ

مسلم کالونی چناب نگر

۱۲/۱۱ اکتوبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۳/۲۴ رجب ۱۴۲۲ھ بروز: جمعرات، جمعۃ المبارک

زیر صدارت: مخدوم المشائخ حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علمائ، مشائخ
سیاسی قائدین
دانشور اور وکلائ
خطاب فرمائیں گے

فون	ملتان	کراچی	لاہور	اسلام آباد	راولپنڈی	سرگودھا	گوجرانوالہ	فیصل آباد	چناب نگر	کوئٹہ	ٹنڈو آدم
نمبرز	514122	7780337	5862404	2829186	5551675	710474	215663	633522	212611	841995	71613

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان